حرام نگاہ

✸ بدنگاہی کے دنیاوی و اُخروی نقصانات ✸ بدنگاہی ترک کرنے کے ۲۰ فائدے

✸ بدنگاہی کے علاج کے ۳۰ طریقے

جمع و ترتیب

سیّد عابد حسین زیدی

پیغامِ وحدتِ اسلامی کراچی

حرام نگاہ

- ✡ بدنگاہی کے دُنیوی و اُخروی نقصانات
- ✡ بدنگاہی ترک کرنے کے ۳۰ فائدے
- ✡ بدنگاہی کے علاج کے ۳۰ طریقے

جمع و ترتیب
سید عابد حسین زیدی

ناشر
پیغام وحدتِ اسلامی کراچی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کی شناخت

نام کتاب	:	حرام نگاہ • دنیوی واخروی نقصانات • بدنگاہی ترک کرنے کے ۳۰ فائدے • بدنگاہی کے علاج کے ۳۰ طریقے
جمع وترتیب	:	سید عابد حسین زیدی
کمپوزنگ	:	سید محمد علی کاظمی / سید رضوان علی حسین زیدی
پروف ریڈنگ	:	سید رضا عباس عابدی (محمد)
ٹائٹل	:	سیّد وصی امام
مطبع	:	الباسط پرنٹرز 6606211,4268448
ایڈیشن	:	اوّل
تعداد	:	ایک ہزار
سال طبع	:	فروری ۲۰۰۷ء

باہتمام

مدرسۃ القائمؑ

A-50، سادات کالونی بلاک 20 فیڈرل بی ایریا، کراچی۔

فون:- 0306-2087242,0304-2035290,6366644

انتساب

- اُن علمائے اخلاق کے نام جنہوں نے اپنے قلم سے تعلیماتِ محمدؐ و آلِ محمدؑ کی ترویج و تبلیغ سے مومنین کے نفوس کو پاک و پاکیزہ کیا۔
- جن کی تقریروں نے لاکھوں مومنین کے قلوب میں ایک نئی رُوح پھونک دی۔
- جن کی کوششوں نے نجانے کتنے بھٹکے ہوئے لوگوں کو اسلام کے حقیقی اور سچے راستے سے روشناس کرایا۔

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۰	تقریظ ---- مولانا عامر رضا عصوفی صاحب	۱
۱۱	بدنظری ایک فتنہ ہے	۲
۱۲	بوڑھے اور جوان بھی اس گناہ میں مبتلا ہیں	۳
۱۳	کیا بدنظری سے بچنا ناممکن ہے ؟	۴
۱۳	جوانی کی نعمت کو نظر بازی میں ضائع نہ کریں	۵
۱۵	اپنے تقویٰ پر اعتماد نہ کریں	۶
۱۶	بدنظری کرنا نفس کی کمینگی کی علامت ہے	۷
۱۷	عشق مجازی کیا ہے ؟	۸
۱۷	اچھی نظر کیا ہے ؟	۹
۱۹	کم از کم اس لذت کو حرام تو سمجھیں	۱۰
۱۹	ہمت پیدا کریں	۱۱
۱۹	پاک نگاہ اور صاف نیت کے شیطانی دھوکے میں نہ آئیں	۱۲
۲۰	بدنگاہی کا یہ مرض اتنا عام کیوں ہے ؟	۱۳
۲۰	بدنگاہی میں مبتلا لوگوں کی ایک تاویل	۱۴
۲۱	پروردگار عالم بہت غیرت والا ہے	۱۵
۲۱	خود کو دھوکہ نہ دیں	۱۶
۲۳	یہ سخت بے ادبی ہے	۱۷
۲۳	نامحرموں کی طرف دل کا جھکاؤ خطرناک ہے	۱۸
۲۳	آنکھوں کے گناہ کے ساتھ عبادات بے فائدہ ہو سکتی ہیں	۱۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۰	خود کو مجبور مت سمجھیں	۲۳
۲۱	عدم نظر نہیں بلکہ قصد عدم نظر ضروری ہے	۲۵
۲۲	نفس کی ایک شرارت	۲۶
۲۳	عورتیں بھی احتیاط کریں	۲۶
۲۴	ایک وسوسۂ شیطانی	۲۶
۲۵	چند نفسیاتی دھوکے	۲۷
۲۶	حسن بھی برائے امتحان وآزمائش بھی ہوتا ہے	۲۸
۲۷	حرام خوشی سے دل کانپ جانا چاہیے	۲۸
۲۸	نگاہوں کی حفاظت کا حکم بواسطۂ رسالت کیوں دیا گیا ؟	۲۹
۲۹	اس گناہ پر اصرار کرنے والا مومن کامل نہیں بن سکتا	۲۹
۳۰	اللہ سے اتنا تو ڈریے جتنا کہ شیر سے ڈرتے ہیں	۲۹
۳۱	ایمان کی دولت چھن نہ جائے	۳۱
۳۲	اللہ کا راستہ جلد طے کرنے کا نسخہ	۳۱
۳۳	تمام کائنات کے حسن سے زیادہ حسین کی طرف متوجہ ہو جایئے	۳۲
۳۴	تکمیلِ لا الٰہ سے الا اللہ نصیب ہوتا ہے	۳۳
۳۵	ولی اللہ کو ولی دل کیوں کہا جاتا ہے ؟	۳۳
۳۶	خدا کے عشق میں لوگوں نے جانیں دی ہیں	۳۳
۳۷	فنا ہونے والوں پر فنا مت ہوئیے	۳۳
۳۸	حرام کا مقدمہ بھی حرام ہوتا ہے	۳۵
۳۹	شرافت وبندگی بچوں سے سیکھیں	۳۵
۴۰	لذتِ قربِ خداوندی دو عالم سے اعظم ہے	۳۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۱	اللہ کی دوستی کی بنیاد گناہ چھوڑنے پر ہے	۳۶
۴۲	ایمان کی حفاظت کیلئے گناہوں سے بچنا ضروری ہے	۳۷
۴۳	تمام اعضاء کو اللہ کیلئے استعمال کیجئے	۳۷
۴۴	رسولِ خدا کی بددعا سے ڈریں	۳۷
۴۵	عورت کیلئے سب سے بہتر کیا ہے ؟	۳۸
۴۶	بے پردگی میں عورتوں کا خود کا نقصان ہے	۳۸
۴۷	عورتیں گھر سے باہر کس انداز میں نکلیں ؟	۳۹
۴۸	نامحرموں کے سلسلے میں اسلام کا مزاج	۴۱
۴۹	بدنظری کی نیت سے چوروں کے گھروں میں جھانکنا	۴۳
۵۰	**چند اہم باتیں** پہلی اہم بات	۴۴
۵۱	دوسری اہم بات	۴۵
۵۲	تیسری اہم بات	۴۵
۵۳	چوتھی اہم بات	۴۵
۵۴	پانچویں اہم بات	۴۶
۵۵	چھٹی اہم بات	۴۶
۵۶	**بدنظری کے نقصانات** نقصان : ۱ عبادت کی حلاوت کا ختم ہونا	۴۷
۵۷	نقصان : ۲ جسمانی نقصان	۴۷
۵۸	نقصان : ۳ تقویٰ میں کمی	۴۷
۵۹	نقصان : ۴ شرم و حیا کا ختم ہونا	۴۷
۶۰	نقصان : ۵ جرائم میں اضافہ	۴۸
۶۱	نقصان : ۶ بدنظری کے حتمی نقصانات	۴۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۶۲	نقصان : ۷ بدنگاہی کا دنیاوی عذاب	۴۸
۶۳	نقصان : ۸ اعضاء کی بدفعلی	۴۹
۶۴	نقصان : ۹ اپنے مولا کے حق میں جفا	۴۹
۶۵	نقصان : ۱۰ بار بار نگاہ مزید گناہوں کا باعث بن جاتی ہے	۵۰
۶۶	نقصان : ۱۱ ترک عبادات	۵۰
۶۷	نقصان : ۱۲ دل کی تاریکی	۵۰
۶۸	نقصان : ۱۳ روز آخرت کا عذاب	۵۱
۶۹	**حفاظت نظر پر خدا کے انعامات** فائدہ نمبر ۱ : حلاوت ایمانی	۵۲
۷۰	نامحرم سے عشق کرنا عشق نہیں بلکہ فسق ہے	۵۲
۷۱	حلاوت ایمانی کی نشانی	۵۳
۷۲	ایمان کی مٹھاس کی پانچ علامات بتائی گئی ہیں	۵۳
۷۳	حلاوت ایمانی کا وعدہ کیوں کیا گیا ؟	۵۴
۷۴	فائدہ نمبر ۲ : قرب خداوندی کی دولت ملے گی	۵۵
۷۵	فائدہ نمبر ۳ : شہادت معنوی عطا ہوگی	۵۵
۷۶	فائدہ نمبر ۴ : روحانی ترقی ملے گی	۵۵
۷۷	فائدہ نمبر ۵ : نور خدا باطن میں داخل ہوگا	۵۶
۷۸	فائدہ نمبر ۶ : جہاد اکبر کا ثواب حاصل ہوگا	۵۶
۷۹	فائدہ نمبر ۷ : نور ہدایت جذب کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی	۵۶
۸۰	فائدہ نمبر ۸ : جنت ملے گی	۵۷
۸۱	فائدہ نمبر ۹ : غیرت مندی اور چہرے کا نور حاصل ہوگا	۵۷
۸۲	فائدہ نمبر ۱۰ : غیر معمولی روحانی قوت نصیب ہوگی	۵۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۸۳	فائدہ نمبر ۱۱ : ایمان مزید قوی ہوگا	۵۸
۸۴	فائدہ نمبر ۱۲ : جہنم کا دروازہ بند ہوجائے گا	۵۸
۸۵	فائدہ نمبر ۱۳ : حوروں کا مہر ادا ہوجائے گا	۵۸
۸۶	فائدہ نمبر ۱۴ : پُرلطف زندگی ملے گی	۵۸
۸۷	فائدہ نمبر ۱۵ : وسعتِ رزق اور اولاد کی خوش نصیبی ملے گی	۵۸
۸۸	فائدہ نمبر ۱۶ : نئی نئی عبادات کی توفیق ملے گی	۵۹
۸۹	فائدہ نمبر ۱۷ : آنکھیں روزِ قیامت رونے سے محفوظ رہیں گی	۵۹
۹۰	فائدہ نمبر ۱۸ : قوتِ حافظہ میں اضافہ ہوگا	۵۹
۹۱	فائدہ نمبر ۱۹ : نفس کشی کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے	۵۹
۹۲	فائدہ نمبر ۲۰ : ایمان کی روشنی میں اضافہ	۶۰
۹۳	**بد نظری کا علاج**	۶۰
۹۴	طریقہ نمبر ۱ : مقاماتِ بد نظری سے دوری	۶۰
۹۵	طریقہ نمبر ۲ : ہر وقت شیطان و نفس سے مقابلے کیلئے تیار رہے	۶۱
۹۶	طریقہ نمبر ۳ : خدا سے رو رو کر دعا کریں	۶۲
۹۷	طریقہ نمبر ۴ : تنہائی میں بقدرِ ضرورت رہے	۶۲
۹۸	طریقہ نمبر ۵ : بُرے تقاضوں پر عمل نہ کریں	۶۲
۹۹	طریقہ نمبر ۶ : نگاہ ہٹانے کی مشق کریں	۶۳
۱۰۰	طریقہ نمبر ۷ : بُرے تقاضے کو فوراً دل سے نکال دیں	۶۴
۱۰۱	طریقہ نمبر ۸ : ذکرِ خدا میں مشغول رہیں	۶۴
۱۰۲	طریقہ نمبر ۹ : سزا کے طور پر دو رکعت نماز پڑھیں	۶۵
۱۰۳	طریقہ نمبر ۱۰ : حورانِ جنت کے انعام کا پاکیزہ تصور	۶۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۰۴	طریقہ نمبر ۱۱ : کانوں کی بھی حفاظت کیجئے	۶۶
۱۰۵	طریقہ نمبر ۱۲ : مخصوص راستہ چلتے وقت احتیاط کریں	۶۶
۱۰۶	طریقہ نمبر ۱۳ : ذکر الٰہی میں مشغول رہیں	۶۶
۱۰۷	طریقہ نمبر ۱۴ : اپنی ماں کا پاکیزہ تصور کریں	۶۶
۱۰۸	طریقہ نمبر ۱۵ : مخصوص عذاب جہنم کا تصور کریں	۶۶
۱۰۹	طریقہ نمبر ۱۶ : صدقہ دیں	۶۷
۱۱۰	طریقہ نمبر ۱۷ : نگاہیں نیچی رکھنے کی عادت ڈالئے	۶۷
۱۱۱	طریقہ نمبر ۱۸ : مسلسل کوشش کرتے رہیے ناکامی پر ہمت نہ ہاریں	۶۷
۱۱۲	طریقہ نمبر ۱۹ : مسلح ہو کر نکلئے	۶۸
۱۱۳	طریقہ نمبر ۲۰ : نامحرموں سے بے تکلفانہ بات چیت اور میل جول کم کیجئے	۶۸
۱۱۴	طریقہ نمبر ۲۱ : نامحرموں سے غیر ضروری میل جول کا ترک کرنا	۶۹
۱۱۵	طریقہ نمبر ۲۲ : نامحرم سے تنہائی میں ملاقات کرنے سے پرہیز کریں	۶۹
۱۱۶	طریقہ نمبر ۲۳ : جلد شادی کا اہتمام ہونا چاہیے	۷۰
۱۱۷	طریقہ نمبر ۲۴ : نفس پر جرمانہ مقرر کریں	۷۰
۱۱۸	طریقہ نمبر ۲۵ : خدا سے رو رو کر دعا کریں کہ وہ اس گناہ سے بچالے	۷۰
۱۱۹	طریقہ نمبر ۲۶ : خدا کے حاضر و ناظر ہونے کا تصور کریں	۷۱
۱۲۰	طریقہ نمبر ۲۷ : متقی پرہیزگار لوگوں اور علمائے حق سے میل جول میں اضافہ کیجئے	۷۱
۱۲۱	طریقہ نمبر ۲۸ : فانیت حسن کا مراقبہ کیجئے	۷۲
۱۲۲	طریقہ نمبر ۲۹ : نامحرم کے متعلق سوچنا بھی بند کردیں	۷۳
۱۲۳	طریقہ نمبر ۳۰ : نظر اور سوچ کو پاکیزہ رکھیں	۷۵
۱۲۴	مدارک	۷۶

تقریظ

الحمدللہ رب العالمین الصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء
والمرسلین وآلہ الطیبین الطاھرین

اما بعد قال الامام الصادقؑ رحم اللہ من احیاء امرنا

استعمار کی شروع سے ہی یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کو اسلام کی تعلیمات سے دور کیا جائے اور مختلف طریقوں سے وہ اپنے مقصد کو جامہ عمل پہنا رہا ہے۔ ایک اہم شکل کی پروگرام پر عمل کرنے کے لیے جو استعمار نے بنائی وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو مختلف اخلاقی خرابیوں میں مبتلا کیا جائے۔ اس سازش سے بچنے کا حل یہ ہے کہ آل محمدؑ کی تعلیمات کو عام کیا جائے کیونکہ محمد و آل محمدؑ نے ہر میدان میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے اور مشکلات سے بچنے کے لیے احادیث بیان فرمائے ہیں۔ آل محمدؑ کے علوم کو نشر کرنے والوں میں سے ایک ہمارے محترم دوست جناب سید عابد حسین زیدی ہیں کہ جو مختلف طریقوں سے اس کوشش میں مصروف ہیں۔ یہ کتاب اسی کوشش کا حصہ ہے جس میں بہت اچھے طریقے سے بدنظری سے نجات پانے کا طریقہ تعلیمات آل محمدؑ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ میں نے اس کتاب کے مختلف حصوں کا مطالعہ کیا ہے، ماشاءاللہ بہت بہترین انداز سے اس مسئلے کی تحقیق کی گئی ہے۔

پروردگار متعال ان کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور ان کے قلم میں اور قوت عطا فرمائے اور انہیں مزید توفیقات عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام علی من اتبع الھدی

مولانا عامر رضا یعسوبی
جامعہ علمیہ خاتم الانبیاءؐ
ناظم آباد [illegible]

بدنظری ایک فتنہ ہے

اس زمانے میں اہل تقویٰ اور اہل دین کیلئے شیطان نے بدنگاہی کا جال خاص طور پر ڈالا ہوا ہے کیونکہ اس فتنہ میں ظاہری مواقع بہت آسان ہیں اس لئے نفس و شیطان جلد ہی اس فتنے میں مبتلا کر دیتا ہے۔ لیکن جس طرح ایک شخص یہ سوچتا ہے کہ میرے بیوی بچے عزت سے رہیں اور کسی بدفعلی میں مبتلا نہ ہوں تو حق تعالیٰ کی رحمت غیر محدود بھی یہ چاہتی ہے کہ میرے بندے بھی ذلیل فعل سے بچیں اور رسوا نہ ہوں اور تقویٰ کے ساتھ رہ کر باعزت زندگی گزاریں عفت پر قائم رہیں اور حرام سے پرہیز کریں اور جب اہل دنیا فانی لذتوں سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں تو میرے عاشق بندے میری عبادت اور میرے ذکر کی لذت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں اور یہ فضل ربی ہے۔

مگر افسوس کہ ہم ان آنکھوں سے نامحرم اور حسین چہرے دیکھنے میں اس طرح محو ہو گئے کہ اب تو اس کی برائی بھی ہمارے دلوں سے نکل چکی ہے اور اب تو یہ احساس بھی باقی نہیں رہا کہ یہ بھی کوئی مذموم اور گناہ کی چیز ہے۔

امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ

النظر سهم من سهام ابليس مسموم وكم من نظرة اورثت حسرة طويلة

نگاہ لذت شیطان کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے، کتنی ہی ایسی نگاہیں ہیں جو اپنے ساتھ حسرت دراز لاتی ہیں۔ (وسائل الشیعہ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ :

زنا العيون النظر

نگاہ لذت دونوں آنکھوں کا زنا ہے۔ (اصول کافی)

ایک اور حدیث میں رسول خدا فرماتے ہیں کہ

لعن الله الناظر و المنظور اليه

خدا لعنت کرے بری نگاہ ڈالنے والے پر اور اس کی دعوت دینے والے پر

بہت سی آیات میں بھی نگاہوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے

قل للمومنین یغضوا من ابصارھم

(سورہ نور آیت ۳۰)

اے رسول آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں۔

وقل للمومنت یغضضن من ابصارھن

اور مسلمان عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں۔ (سورہ نور آیت ۳۱)

آیت کے معنی یہ بھی ہیں کہ جس عضو کی طرف دیکھنا جائز ہے وہاں اسے احتیاط سے دیکھیں اور جس وقت دیکھنا جائز ہے تو شہوت سے نہیں، اس وقت شہوت سے نہ دیکھیں۔

بڑے دیندار بھی اس گناہ میں مبتلا ہیں

بدنگاہی تو ایسا گناہ ہے کہ جس سے بڑے بڑے اور دیندار لوگ بھی مستثنیٰ نہیں ہیں اور اس کی ایک وجہ ہے کہ بدنظری کے بہت سے اسباب پائے جاتے ہیں۔

(۱) جس سے دل لگ جائے وہ سامنے بھی ہو۔

(۲) راستہ بھی پاس ہو۔

(۳) شرم و حیا بھی مانع نہ ہو۔

(۴) یہ خوف نہ ہو کہ کسی کو اطلاع ہوگی تو کیا ہوگا۔

(۵) کسی کو یہ خیال ہوتا ہے کہ کوئی پارسا نہ سمجھ جائے۔

(۶) ہمت بھی ہو۔

اس کے مقابلے میں بدنظری جیسے کسی سامان کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اس میں پیسے کی ضرورت ہے نہ بدنامی کا خوف کیونکہ اس کی خبر تو صرف پروردگار عالم ہی کو ہے کہ کس کی نیت کیا ہے؟

اہل کشف واہل عرفان حضرات لکھتے ہیں کہ بدنگاہی سے آنکھوں میں ایک قسم کی ظلمت پیدا ہو جاتی ہے کہ جس کو تھوڑی سی بھی بصیرت ہوگی پہچان لے گا کہ اس کی نگاہ پاک نہیں ہے لیکن عارفین کسی کے عیوب کھولتے نہیں ہیں بلکہ چشم پوشی کرتے ہیں۔

آیت میں ہے

وما تخفی الصدور (سورہ مومن پ ۲۴)

جس کو سینوں میں لوگ چھپاتے ہیں خدا اس کو بھی جانتا ہے

تو علماء فرماتے ہیں کہ یہاں اس کے ساتھ متعلق ہے کیونکہ یہ صرف آنکھوں ہی سے نہیں ہوتا دل سے بھی ہوتا ہے جس طرح بہت سے لوگ عورتوں یا مردوں کے متعلق سوچ کر لذت لیتے ہیں۔

بعض ایسے افراد صرف نگاہ نہیں کرتے بلکہ خود صاحب ہی بدو گئے ہیں کیونکہ نگاہ کرنے سے بہر حال انسان کی نیت بھی جاتی ہے جب کہ اس میں تسکین اور مزا اٹھاتے ہیں تو پھر مجاہدہ نفس کہاں رہا؟ (غور کیجئے)

آنکھوں کے علاوہ دل کی بھی یہ حقیقت ہے چاہے نیت پر مطلقاً کوئی بھی ہو لیکن دل کے اندر سوچنے کے عمل کو کوئی نہیں دیکھ سکتا اور اس کی اطلاع سوائے پروردگار عالم کے کسی کو نہیں ہو سکتی اور اس سے اسی کو حق ہے کہ جس کے دل کے اندر تقویٰ ہو۔

بدنظری ایک ایسا مہلک مرض ہے کہ انسان اس سے نہیں بچتا بخلاف دوسرے معاصی کے کہ ان سے سیری ہو جاتی ہے اور آدمی چھوڑ دیتا ہے لیکن اس سے سیری نہیں ہوتی اور جب یہ صادر ہوتا ہے تو اور زیادہ تقاضا ہوتا ہے۔ آدمی جتنا کھانا کھاتا ہے سیر ہوتا ہے، شراب پیتا ہے اور سیر ہو جاتا ہے۔ مگر یہ بدنظری ایسی بلا ہے کہ اس سے سیری نہیں ہوتی اس وجہ سے یہ تمام گناہوں سے بڑھ کر ہے۔

کیا بد نظری سے بچنا ممکن ہے؟

اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ

جب بے پردگی عام ہے پھر زنا کی ہے اور شہوت کی فضا ہے ان میں سے کوئی ایک اس سے بچا ہو تو سب ان سے بچنا تو ناممکن ہو گیا ہے۔

فرض کریں اگر کہیں سیلاب آ گیا ہو جس میں سب بہتے جا رہے ہوں تو اگر کوئی شخص سمجھتا ہے کہ کسی طریقے سے بچ سکتا ہے تو وہ یہ سوچ کر کہ سیلاب میں تو سب ہی بہتے جا رہے ہیں تو بچنے کی کیا ضرورت ہے تو کیا یہ صحیح ہوگا؟ جس طرح سیلاب سے بچنا یاد رہے، زیادہ موت کی تباہی سے بچنا ہے، زیادہ تو کچھ نہ ہوگا لیکن بد نظری کے سیلاب میں اگر بہہ گئے تو آخرت کا ختم نہ ہونے والا عذاب ان پر ہو جائے گا۔

جوانی کی نعمت کو گناہوں میں ضائع نہ کریں

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن کوئی شخص اپنی جگہ سے قدم تک نہیں ہٹا سکے گا جب تک کہ اس سوال کا جواب نہ دے کہ عمر کن کاموں میں گزاری ہے اور جوانی کیسے اور کس راستے میں گزاری ہے؟

حضرت لقمان روایت ہیں کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بیٹے یہ قیامت کے دن حساب کے لیے بندہ جب حاضر ہوں گے تو چار چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا۔ پہلا یہ کہ جوانی کہاں گزاری، دوسرا یہ کہ عمر کن کاموں میں گزاری، تیسرا یہ کہ مال کیسے حاصل کیا اور چوتھا یہ کہ کمائے ہوئے مال کو کہاں خرچ کیا؟ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کام آئیں

ولا تنس نصیبک من الدنیا (سورۃ القصص، آیت ۷۷)

اس تفسیر میں روایت فرمائی ہے کہ اپنی صحت، قدرت، فراغت، جوانی، نشاط اور بے نیازی و

فراموش نہ کریں۔ دنیا میں سب سے بڑا پڑھا لکھا وہ ہے جو جانتا ہے کہ قدرت کا معنوی عظیم سرمایا کن چیزوں سے استفادہ کرتا ہے۔

رسول اسلام نے فرمایا کہ شیطانی حربوں سے ۴۰ سال تک جوانوں کو بچانا ہے کہ حقیقی سعادت اور کمال کو پانے کے لیے ہر روز تلاش کریں۔

نوجوانوں کے لیے یہ بات بہت ضروری ہے کہ بدنظری سے اجتناب کریں۔ رسول خدا فرماتے ہیں کہ گناہ سے توبہ ہمیشہ پسندیدہ ہے لیکن جوانی میں زیادہ پسندیدہ ہے۔

اپنے تقویٰ پر اعتماد نہ کریں

بعض اوقات شیطان بعض چیزوں کو دل پر لے آتا ہے کہ بری نگاہ سے دیکھنا حرام ہے لیکن پاک اور اچھی نگاہ سے دیکھنا جائز ہے اور وہ جو شعر ہے کہ

ہم جو مصروف ہیں حسن پرستی شعاری
اپنا شیوہ اہل نظری

اس سے بدنظری کی گنجائش کا خیال اصل میں خود اپنے نفس کو دھوکہ دینا ہے۔ بعض اوقات نامحرم کو دیکھتے وقت بعض لوگوں کو یہ خیال آتا ہے کہ شہوت نہیں بلکہ وہ اس کی خوبصورتی کا لطف اٹھا رہا ہے اور وہ اس بات کو سمجھتے ہیں کہ بدنظری کا پاپ ہے لیکن شیطان ایسے مومن کو دھوکہ اور بیوقوف بناتا ہے اور اس طرح آہستہ آہستہ (slow poison) ان کے دل میں غیر شعوری طور پر پیوست کرتا رہتا ہے۔ بعض سے تو یہاں تک حکایت بیان کی جاتی ہے کہ اگر کوئی عارف اور عابد کسی کے ساتھ تنہائی میں وقت گزاریں تو ممکن ہے اس کا بھی تقویٰ ٹوٹ جائے۔ جیسے شہید مطہری بھی فرماتے ہیں کہ انسان ہر چیز کے مقابلے میں اپنے تقویٰ پر بھروسہ کر سکتا ہے سوائے جنسی لذتوں کے باب میں" کیونکہ اس میں تقویٰ کی طاقت اکثر بے اثر ہو کر رہ جاتی ہے۔ جب بھی رسول خدا نے روایات مطہرات والے نامحرم عورتوں سے پردہ کروایا اور خود بھی

نامحرم عورتوں سے پردے کے پیچھے سے بات چیت فرماتے تھے اور عورتوں کو بیعت کے وقت ان کا ہاتھ پکڑنے کے بجائے (چاہے پردے ہی میں کیوں نہ ہو) پانی کے برتنوں میں ڈال کر پانی میں ہاتھ ڈال کر بیعت فرماتے تھے۔

جبکہ کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارنا پرہیزگاری کے باوجود حرام ہے اگرچہ اس خلوت کی جگہ پردوں سے متصل ہو اور حرام میں پڑنے کا اندیشہ بھی ہو۔

کیونکہ نامحرم سے کسی بھی طرح تنہائی میں ملنا بدنظری اور حرمت تک بھی جانے کا تو بھی بدگویوں اور بدخواہوں سے مذاق بنے گا کسی کی تہمت سے بچنا ضروری ہے۔ مشہور ہے کہ (اتقوا مواقع التهمة) تہمت کی جگہوں سے بچو۔

لہٰذا انسان کبھی بھی اپنی پاکدامنی پر گھمنڈ نہ کرے کہ میں بھلا کس طرح اس میں مبتلا ہو سکتا ہوں حضرت یوسف تک نے کہہ دیا تھا۔

ان النفس لامارة بالسوء (سورۃ یوسف آیت ۵۳) نفس تو بہت برائی کا حکم دینے والا ہے۔ جبھی حضور بھی فرماتے ہیں کہ اس دنیا میں اگر دشمن کوئی چیز ہے تو وہ خود انسان کا اپنا نفس ہے۔ کبھی عورتوں کو ان کی جگہ بٹھا رہنے والی محبت سے محروم رکھنا کس قدر افسوسناک ہے اور خدائے عزوجل کے حسن بے مثال کو چھوڑ کر مرنے والی ناپائیدار صورتوں پر عاشق ہونا کیسی نادانی کی بات ہے جہاں دو ذرا قریب ہوئے یہ بوجھ بنے۔

بدنظری کرنا عقل کی پستی کی علامت ہے

بری نگاہوں والا ادھر ادھر دوڑنا حماقت کی علامت ہے۔ بچپن کے واقعات بزرگ بتلاتے ہیں کہ جب ہم بچپن میں گھوڑا پالا کرتے تھے تو ہم جس گھوڑے کو دیکھتے کہ وہ ادھر ادھر منہ مارتا ہے تو ہم سمجھتے کہ یہ چور کی ذات ہے اگر کسی حیوان کا ہوتا تو ادھر ادھر منہ مارتا ہے یہ تو حیوانوں کی حالت ہے۔ اب ذرا ہم اپنی حالت دیکھیں کہ اتنی ذلیل نظریں ہو چکی ہیں کہ تعجب ہوتا ہے۔

ایک جنگلی عطار کی دکان کے قریب سے گزرا اس وجہ سے عطر کی خوشبو آئی تو بے ہوش ہو گیا طبیبوں نے بہت کوشش کی ہوش نہ آیا اس کے بھائی کو معلوم ہوا تو اس نے ناک کے قریب غلاظت رکھی تو وہ ہوش میں آ گیا ایسی ہی عادت بعض لوگوں کی بھی ہوتی ہے بدی اور بیہودہ باتوں سے دل خوش کرتے ہیں۔ عبادت اور ذکر خدا میں جو مزہ نہیں آتا۔

عشق مجازی کیا ہے؟

بعض لوگ عشق مجازی میں مبتلا ہوتے ہیں یعنی کسی نامحرم عورت کے عشق میں مبتلا ہوتے ہیں جو کہ حرام فعل ہے۔ چنانچہ ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ ایک شخص ان کے پاس علاج کیلئے آیا ان کی ایک خادمہ تھی جو بہت حسین تھی اور جسم کی بھی اچھی تھی۔ یہ شخص اس سے عشق ہو گیا۔ بزرگ کو جب اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے خادمہ سے فرمایا کہ دستوں کی دوائی کھا لو اور ایک برتن میں سب نجاست جمع کرو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور دستوں کی کثرت سے وہ خادمہ نہایت کمزور ہو گئی اور اس شخص کا الفت بھی اس میں ختم ہو گیا۔ اس کے بعد ان بزرگ نے اسے بلایا اور اس کو وہ دست دکھائے اور کہا کہ دیکھو تمہارا عشق ان دستوں پر تھا کہ جب یہ اس کے جسم سے نکل گئے تو تیری الفت بھی ختم ہو گئی۔ چنانچہ وہ شخص بہت شرمندہ ہوا، توبہ کی اور عشق مجازی سے اس کو نفرت ہو گئی۔

آنکھ کی قدر کیا ہے؟

(1) آنکھ خدا کی بخشی ہوئی عظیم نعمت ہے جس سے ہم ساری مخلوقات کو دیکھتے ہیں۔ اس نعمت کا حق اس طرح ادا ہو سکتا ہے کہ مخلوقات میں غور و فکر کر کے اس کی معرفت حاصل کریں چنانچہ ارشاد ہے کہ

الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰى فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ
فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ

ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حسیر ۔ (سورہ ملک آیت ۴)

اس سے ثابت ہوا کہ اوپر کے پیدا کئے ہوئے دیکھے اسے تو خدا کی صنعت میں کوئی خلل نہ دیکھے گا سو تو ایک بار پھر نگاہ ڈال کر دیکھ لے کہیں تجھے کوئی خلل نظر آتا ہے پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھ آخرکار نگاہ ذلیل ہو کر اور ماندہ ہو کر تیری طرف لوٹ آئے گی (اور کوئی رخنہ نظر نہ آئے گا)

② "انظروا الی ثمرہ" دیکھو ایک درخت سے پھل کو جب وہ پھل لاتا ہے اور اس کے پکنے میں صاحبان ایمان کیلئے نشانیاں ہیں۔ (سورہ انعام آیت ۹۹)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلق کی طرف نظر کرنا اگر تحقیق ہو تو مومنین کیلئے مقصود میں حقیقت کی ہونا مطلوب ہے۔

③ مشہور ہے کہ

اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ

مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے

لہٰذا نظر کا لفظ یہاں مستعمل ہوا کیونکہ اس بصارت سے بصیرت حاصل ہوتی ہے جیسے کہ کافروں کے بارے میں فرماتے ہے "ولھم اعین لا یبصرون" (سورہ اعراف آیت ۱۷۹) ان کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے نہیں اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ جس شخص کی آنکھ کے ساتھ بصیرت نہ ہو وہ گویا اندھا ہے۔

④ کسب علم اور حاجت مندوں کی مدد کیلئے آنکھوں کا استعمال خوشبختی آنکھوں کے استعمال کے بھی شاندار طریقے ہیں۔

⑤ تلاوت قرآن مجید کے لئے آنکھوں کا استعمال جس کے بے حد فضائل ہیں کہ "متع ببصرہ" قرآن مجید دیکھ کر تلاوت کرنا اس بات کا سبب ہے کہ انسان کی بینائی اور آشوب چشم سے محفوظ رہے۔

یا یہ کہ انسان کی نظر جب کسی چیز پر پڑے جو اسے پسند ہو تو اس کا نفس خوشحال ہوتا ہے اور وہ اپنی بصارت میں روشنی محسوس کرتا ہے۔ یعنی جب قرآن کے الفاظ پر قاری کی نظر پڑتی ہے اور وہ اس کے علوم و معانی میں غور کرتا ہے تو عمدہ قسم کی لذت محسوس کرتا ہے اور اس کی روح ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔

سوال: شاید بات یہ ہے کہ جو شخص بے کار و غیر ضروری اور غیر اہم کاموں میں مشغول اور مصروف رہتا ہے وہ ضروری اور اہم کاموں والے وقت سے محروم رہ جاتا ہے۔

گناہ کی لذت کو زہر سمجھیں

افسوس ناک صورت حال یہ ہے کہ لوگ ان گناہوں کو اس قدر خفیف جانتے ہیں کہ گویا معاف ہو گئے ہیں۔ حالانکہ گناہ و معاصی کا خطرہ بہت قریب ہے۔

ہمت پیدا کریں

ان مرض سے بچنا کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے بہت آسان ہے۔ بہت سے ہمت والوں نے تو راہ حق میں جانیں دی ہیں تو گناہ سے بچنا کونسا مشکل کام ہے؟

پاک نگاہ اور صاف نیت سے شیطانی دھوکے میں نہ آئیں

خوب سمجھ لیں کہ شیطان شروع شروع میں تو اچھی نیت سے دکھاتا ہے چند روز بعد جب محبت جاگزیں ہو جاتی ہے تو پھر نگاہ ناپاک ہو جاتی ہے۔ یعنی تعلق اصل میں نظر ہی سے پیدا ہوتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ نگاہ ہی نیچی کی جائے۔ جیسے جیسے غیر کی محبت و الفت بڑھتی ہے ویسے ویسے اللہ کی محبت کم ہوتی جاتی ہے اس لیے اللہ کو بہت غیرت آتی ہے۔ جن کے دل دوسری طرف التفات کیا جاتا ہے وہ اپنی محبت و نعمت ان سے سلب کر لیتے ہیں۔

یہ کیسی محبت ہے کہ دعویٰ بے حد کی محبت کا اور عشق خدا سے ہے۔ اگر چار دن کھانے کو نہ ملے تو سب بھول جائیں۔ سچی بات ہے کہ یہ دور ہے عشق انہیں کو ہوتا ہے جن کو خوب فرصت و فراغت

بے وارث جو لوگ کمانے میں اور عام میں گئے ہیں ان والی عورت کی لعنت نہیں۔

این نہ عشق است کہ در مردم بود
این فساد خوردن گندم بود

یہ عشق نہیں ہے جو نوجوانوں پر ہوتا ہے بلکہ یہ پیٹ کی خرابی کی مستی ہے کیونکہ بھوکے کو یہ مستیاں نہیں سوجھتیں یا گھر کی پرخلوص مقدس پریشانی آن پڑے تو پھر یہ ساری مستی نکل جاتی ہے جب زندگی کی گاڑی چلانے کی محنت ہے۔ عشق خاندان کرنے کی ہمت ہے۔ ہر وقت مقدس کی فکر لگی رہتی ہے اور اس فکر میں کھانا پینا اور سونا سب حرام ہو جاتا ہے۔

بدکاری کا یہ مرض اتنا عام کیوں ہے؟

یہ مرض اس قدر عام ہے کہ اس سے بوڑھے، ادھیڑ اور شادی شدہ لوگ بھی بچے ہوئے نہیں ہیں بدکاری سے وابستہ یہ لوگ محفوظ ہیں کیونکہ اس میں بڑے احتیاط سے کام کرتے ہیں اور پہلی مرتبہ کا ان کو اس کا پتہ نہیں ہوتا ہے۔ برخلاف اس نکاح کے اس میں کئی سامان کی ضرورت ہے کیونکہ نکاح میں روپے پیسے کا کوئی دخل ہوتا ہے نہ کسی میں بدنامی کا خوف ہوتا ہے کیونکہ کسی چیز تو اندھی ہوتی ہے کہ کسی کی پرواہ نہیں کرتی ہے۔ شہوت اس عقل سے عاری ہے ہر دن پر کوئی حرف کا بے تکی پرہیز گاری پر بلا کوئی دھبہ لگتا ہے۔ گناہ کرتے ہیں اور نیک نام رہتے ہیں اور کسی کو اطلاع نہیں ہوتی۔

بدکاری میں مبتلا لڑکوں کی ایک تاویل

اس گناہ میں مبتلا بعض لوگ یہ تاویل پیش کرتے ہیں کہ ہم تو خدا کی قدرت دیکھتے ہیں کہ خدا نے کیسی کیسی حسین صورتیں بنائی ہیں۔ شیخ سعدی ایسے ہی لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ خدا کی صناعی اور قدرت تو ایک اونٹ کے بچے میں بھی دیکھی جا سکتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ان کو اس بچے سے عشق نہ ہوا۔ اصل میں تو شہوت حسینوں میں نظر آتی ہے جو کسی ایک بات میں بھی نظر آتی

ہے کیونکہ قدرت کا جلوہ تو ہر صورت میں بھی ویسا ہی ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ اس صورت سے عشق میں مبتلا نہیں ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ نفس کی بدمعاشی ہے اور غلط تاویل ہے۔ یہ عشق نہیں ہے یہ سب شہوت نفسانی کا فساد ہے۔ چند روز کھانے کو نہ ملے تو ساری حقیقت معلوم ہو جائے۔

پروردگارِ عالم بہت غیرت والا ہے

حدیث رسول کریم ہے:

انا غیور واللہ اغیر منی ومن غیرته حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن

میں بہت غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے اپنی غیرت ہی کی وجہ سے اس نے فحش باتوں کو حرام قرار دیا ہے چاہے وہ کھلی ہوئی ہوں یا چھپی ہوئی۔

خود کو بری نہ کہیں

وہ شخص جو اپنی ذات کے پاک ہونے پر مطمئن ہو جائے تب اس سے نفس کے خدشے سے بچاؤ کرنا آپ نہیں ہو سکتے۔ حضرت یوسف باوجود نبی ہونے کے فرماتے ہیں

وما ابرئ نفسی ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربی

(سورۃ یوسف، آیت ۵۳)

یعنی میں اپنے نفس کو بری نہیں کرتا ہوں نفس تو بری بات کا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم فرما دے (وہ مستثنیٰ ہے)

اب بتایئے کس کا منہ ہے کہ وہ یہ کہے کہ میرا نفس پاک ہے اور مجھ کو وسوسہ نہیں آتا ہے اور اگر ایسا اتفاق ہوتا بھی ہے تو وہ عارضی حالت ہے۔

چنانچہ بہت سے لوگوں نے جب یہ دیکھا کہ کبھی وسوسہ نہیں آتا تو وہ یہ سمجھے کہ اب ہمارا نفس قابو میں آ گیا ہے اور بہتوں نے محرموں سے اختلاط میں احتیاط سے کام نہیں لیا اور پھر کسی فتنہ میں گرفتار ہو گئے چاہے وہ فتنہ قلب ہی کا کیوں نہ ہو اور یہ ساری کارگزاری شیطان کی ہے کہ

کہاں سے کہاں لے آیا؟

یاد رکھئے کہ شیطان پڑھا لکھا جن ہے وہ ہر شخص کو اس کے مزاج اور معیار کے مطابق بہکاتا ہے۔ جب اس نے یہ دیکھا کہ یہ شخص بڑا سمجھدار ہے اس کے ذہن میں دوسروں کا تو یہ کہا کہ اسطرح نہیں بہکایا جا سکتا تو اس نے داڑھی پر عمل کرنا بھی چھوڑ دیا۔ اب یہ بھی بے فکر ہو گیا اب نامحرموں سے میل جول سے مجھ پر کیا اثر ہوگا اور جب اس میل جول میں کسی سے احتیاط نہ ہوا تو پھر پچھلی ساری ریاضتیں اور مجاہدات ایک طرف رکھے رہ گئے۔

لہٰذا انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا نفس ہے جو کسی بھی وقت اس سے جدا نہیں ہوتا اس سے کسی وقت بے فکر نہیں ہونا چاہیے۔ خواہ نفس کتنا ہی دیندار نظر آئے مگر پھر بھی اس سے بے اطمینانی نہیں ہونی چاہیے کیونکہ ساری مصیبت اس نفس کی مجبوری اور بے پرواہی کی ہے۔

مولانا رومؒ فرماتے ہیں کہ

نفس اژدرہاست او کے مردہ است
از غم بے آلتی افسردہ است

نفس تو ایک سانپ ہے وہ مرا ہوا نہیں ہوتا بلکہ اسباب نہ ہونے پر بعض اوقات افسردہ ہو جاتا ہے۔

مولانا نے اس موقع پر ایک حکایت لکھی ہے کہ شدت سردی میں ایک سانپ پکڑنے والا کسی پہاڑ سے گزر رہا تھا دیکھا کہ ایک اژدھا پڑا ہے بالکل بے حس و حرکت، ہلا جلا کر دیکھا کوئی حرکت نہ تھی، سمجھا کہ مرا ہوا ہے، خیال آیا کہ اسے شہر لے چلوں اتنا بڑا اژدھا ہوگا کہ مجھ سے اس کو یہاں لائے اور لوگ میری بہادری کی تعریف کریں گے۔ چنانچہ شہر لے آیا اور خوب مجمع لگ گیا۔ صبح کا وقت تھا جب سورج طلوع ہوا اور گرمی اس سانپ تک پہنچی تو اس نے کروٹ لی تو سارے لوگوں کے ہوش اڑ گئے اور سب سے پہلے تو وہ صاحب ہی ہڑپ ہوئے جو اسے اٹھا کر لائے تھے۔

اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد مولانا فرماتے ہیں کہ اے شخص تو نے جو یہ سمجھا کہ میرا نفس راہ پر آگیا ہے تو یاد رکھ یہ نفس اژدھا ہے کہ جو صرف سردی کی وجہ سے مردہ تھا نہ کہ فی الواقع مردہ تھا۔ اسی طرح تیرا نفس ہے کہ جو سامان نہ ہونے کی وجہ سے ٹھیک نظر آتا ہے لیکن اگر کبھی گناہ کا سامان میسر آجائے تب اس کو دیکھنا کہ یہ کس کی طرف چلتا ہے؟

یہ خصلت بے ادبی ہے

سورج کے ہوتے ہوئے سورج ہی سے روشنی لیتے ہوئے اسی کا تجاہل بے ادبی ہے۔ اللہ کے ہوتے ہوئے غیر اللہ پر فریفتہ ہونا اور اللہ کو بھول جانا بڑی بے ادبی ہے۔

چمگادڑ کو چونکہ آفتاب شمسی کی ٹکیہ برداشت نہیں ہوتی ہے کہ وہ اندھیروں میں لگی ہوتی ہے۔ یہ سورج کی ہیبت کو ماننے والے بادشاہی اس دنیا کو ہو گئے کہ یہ بھی چمگادڑوں کی طرح اندھیرے اور حماقتوں میں پڑے ہیں۔ آفتاب کے ہوتے ہوئے چراغوں پر فریفتہ ہو رہے ہیں۔

نامحرموں کی طرف دل کا جھکاؤ خطرناک ہے

جس طرح غیر محسوس ٹکی حرکت پیدا ہو کر خطرناک ہو سکتا ہے کہ آدمی اپنے حال سے غافل رہتا ہے اسی طرح حسین عورت یا مرد کی طرف نفس کا ذرا سا بھی جھکاؤ یا میلان ہو اس سے آدمی غافل جو بہت خطرناک ہو جاتا ہے۔ شروع جھکاؤ یا میلان سے تو پرہیز بھی کیا جاتا ہے مگر ہلکے جھکاؤ کے سبب اس احتیاط کی توفیق نہیں ہوتی۔ اس طرح ہلکے ہلکے شیطان اس کی دامن میں کارفرما رہتا ہے یہاں تک کہ نفس قوی ہو کر پھر وہ بھی بڑے بڑے گناہوں کی طرف نہایت آسانی سے کھینچ لے جاتا ہے۔ اب چاہے وہ رب سے الاماں اور سورۃ کا تجربہ کرے دعا کرتا رہے لیکن اس نامحرم کے خیالات سے خالی نہیں رہتا اور اس محبت سے خالی رہنا بھی نہیں چاہتا البتہ یہ ہر مخلوق ہر محتاج سے استغاثہ و رجوع ہوتا ہے۔

ورنہ حق تعالیٰ کی شان تو یہ ہے کہ أمّن يجيب المضطر إذا دعاه

ہر پریشانی کی دعا قبول کرتے ہیں۔ (سورہ نمل آیت ۶۲)

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (سورہ عنکبوت آیت ۶۹)

جو ہماری راہ میں کوشش کرے گا ضرور بالضرور ہم اپنے راستے اسکے لیے کھول دیتے ہیں۔

گناہوں کے ساتھ عبادات بے فائدہ ہو جاتی ہیں

بعض دیندار لوگ بھی یہ جواب دیتے ہیں کہ آپ تسبیحات بھی پڑھتے ہیں، مستحبات کی طرف بھی رغبت ہے اور بدنظری کا گناہ اسی طرح ہے تو پھر اعمال کا نور ختم ہو جائے گا تو کہتے ہیں واہ صاحب! ہم آپ تو ذکر کی طاقت اور نور کی قوت پیدا کر رہے ہیں اور کسی نور کی طاقت کو ہمارے گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

دیکھیں اسی طرح شیطان نے بڑے بڑے اولیاء کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے جس میں جا کر کوئی ہے۔ کہ مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی مریض دوا کی طاقت سے انجکشن لگائے مگر جب دیکھے فلاں چیز نہ استعمال کیجئے گا ورنہ انجکشن کا اثر ختم ہو جائے گا۔ اب وہ مریض کہے کہ واہ صاحب مجھے طاقت کے انجکشن کا فائدہ ہی کیا۔ یہ سب نفس و شیطان کا دھوکہ ہے کہ گناہ معاف نہ ہوتے تو خدا تعالیٰ ہم کو ان سے منع نہ فرماتے۔ جیسی حدیث رسول میں بھی ہے۔

اتقو المحارم تکن اعبد الناس

ترجمہ: گناہوں سے بچو تو سب سے عبادت گزار ہو گے

خود کو مجبور نہ سمجھیں

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ کیا کر سکتا ہے کہ اس معاشرے کے ہم مجبور ہو گئے ہیں یہ چھوٹ نہیں سکتے۔

تو جناب فلسفہ کا قاعدہ ہے کہ قدرت ضدین سے متعلق ہوتی ہے اگر نامحرموں کو دیکھنے کی کچھ طاقت ہے تو لامحالہ آپ کو نہ دیکھنے کی بھی قدرت حاصل ہے اور یہ بالکل عقل سے ہے خود کو

دعا کرتے رہیے۔ ایک بات اور بعض لوگوں کی طبیعت کی تیزی دیر تک نہیں جاتی تو مایوس نہ ہوں کیونکہ نفس کے برے تقاضے پر عذاب نہ ہوگا بلکہ مجاہدہ کا ثواب ملے گا۔

برے تقاضے پر جب تک عمل نہ کرے تو کوئی بات نہیں چاہے تمام عمر یہ مجاہدہ تکلیف دے۔ نفس دراصل مجاہدہ سے گھبراتا ہے اس لئے کچھ تکلیف کا تحمل کر کے اپنے دل کی آرزو توڑ دے شیخی حسرت کی پروا نہ کرے۔

کیا حسین صورتوں کو دیکھنے کی آرزو توڑنے میں دیر کرے، اللہ کی رضا کے مقابلے میں ان کی کچھ قیمت نہیں۔

ان حسین صورتوں سے نظر بچاؤ اور قرب الٰہی کی لذت اپنے دل میں دیکھو۔

ذرّے دیے لہو خورشید ہزاروں ہم نے

تب کہیں جا کے دکھایا رخِ زیبا تو نے

نامحرموں پر بری نگاہ شیطان کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے۔

حدیث قدسی میں ہے کہ حق تعالیٰ کا ارشاد رسول ﷺ نے نقل فرمایا ہے۔ (نامحرموں پر) بری نگاہ شیطان کے تیروں میں سے زہریلا تیر ہے۔

نظر نہیں بلکہ قصدِ نظر ضروری ہے

بدنگاہی کے سلسلے میں محض نظر سے بدنظری نہیں بلکہ قصد نظر ضروری ہے یعنی دیکھنے کا ارادہ ہونا بھی ضروری ہے۔ یعنی اچانک اگر نظر پڑ جائے جس کی قصداً نظر نہ کرے گا۔

اگر پہلے ہی سے دیکھنے کا ارادہ ہوگا تو جیسے ہی نگاہ پڑے گی فوراً نگاہ جم جائے گی کیونکہ ارادہ پہلے تھا۔ جیسے بہت سے لوگ اذیت دے کر کہتے ہیں معاف کریں بے ارادہ تکلیف دینے کا نہ تھا۔ یہ کافی نہیں کیونکہ ہوشیاری سے احتیاط نہیں کی، ارادہ کافی نہیں بلکہ قصد و ارادہ ضروری ہے۔

نفس کی ایک شرارت

بہت سے دکاندار دوپٹے پہنے عورتوں میں سرمہ لگانے کا کام عورتوں پر بری نگاہ سے دیکھتے ہیں اور مدت سے ان کا شاید یا خود نیک خاطر ہوتے ہیں۔ یہ شرارت نفس کا بہانہ ہے۔ کئی سے عورتیں بھی دھوکہ کھا جاتی ہیں کہ بھائی کی نیت نیک ہے۔ ہو سکتی ہے کہ یہ تو بہن یا ماں کہہ رہا ہے۔ یہ شخص اپنے نفس کو دھوکہ دیتا ہے۔

بعض لوگ سی ڈی پر ان عورتوں پر نگاہ بد بھی ڈالتے ہیں اور وہاں سے لاحول بھی پڑھتے رہتے ہیں اور اپنی بیداری کی سند دیتے ہیں اپنے ساتھیوں سے زمانہ اور معاشرے کی برائی پر تقریر بھی شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ لاحول پڑھنا اور تقریر کرنا تب ہے کہ ان کی طرف نگاہ ہی نہ کریں۔ پہلے آنکھوں کی حفاظت کریں پھر اگر تقریر کریں پھر یہ لاحول پڑھنے کا وظیفہ نافع ہو گا۔ دیکھتے بھی رہنا اور لاحول بھی پڑھنا اپنے نفس کو دھوکہ دینا ہے اور یہ عمل کبھی درست نہیں ہو سکتا۔

عورتیں بھی احتیاط کریں

اپنی نگاہوں کو حتی الامکان نامحرم و غیر ضروری طور پر دیکھنے سے بچانا چاہئے۔ رسول اللہ کی ایک زوجہ محترمہ فرماتی ہیں۔ میں اور میمونہ (جو رسول اللہ کی ازواج میں سے ہیں) کے ساتھ پیغمبر کی خدمت میں تھی۔ اسی دوران میں نابینا صحابی ابن ام مکتوم تشریف لائے۔ رسول نے فرمایا حجاب کرو تم دونوں پردہ کرو۔ ہم نے کہا یہ تو نابینا نہیں ہیں؟ تو حضور نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم دونوں انہیں نہیں دیکھ رہی ہو؟ سورہ نور میں ایک آیت میں ہے۔ اے رسول ایماندار عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ (بحار جلد ۱۰۴)۔

ایک دوسری شیطانی

بہت سے لوگ اسی حیلے سے نامحرموں کو دیکھتے ہیں کہ اچھی طرح دیکھ کر ان کی خوب تسلی سے دل بھر جائے تاکہ یہ عشق ختم ہو جائے حالانکہ یہ سخت حماقت ہے۔ عشق ختم ہونے کے بجائے

اس میں اور اضافہ ہوتا ہے کیونکہ ایک تیر کے بعد دوسرا تیر چلانا خود دل کو زخمی کرتا ہے، اس کو چھوڑنا نہیں ہے۔

چند نفسیاتی حربے

(۱) کبھی کبھی انسان پوری طرح سے نامحرم کو نہیں، بلکہ گوشۂ چشم سے دیکھ کر مزہ چکھ لیتا ہے۔ یہ عمل بھی اس کو خراب کرتا ہے۔ نفس کی ان شرارتوں سے ہوشیار رہنا چاہیے ورنہ ذکر و فکر و عبادات کی محنت سے بنایا گیا نور اس غفلت سے ضائع ہو سکتا ہے۔

(۲) بعض لوگ نگاہ نیچی کرنے کو کافی سمجھتے ہیں مگر دل میں اپنے تصور سے مزے لیتے ہیں۔ نگاہ نیچی کی حفاظت کے ساتھ ساتھ نگاہِ قلب کی حفاظت کا اہتمام بھی ہونا چاہیے۔ یعنی دل کو بھی اس سے ہٹالے۔

(۳) کبھی سامنے چہرے سے تو انسان نگاہ بچا لیتا ہے مگر پیچھے سے اس کے بال یا جسم پر نگاہ ڈالتا ہے، اس طرف سے بھی نامحرم کے جسم اور بال نہیں دیکھنا چاہیے اور اس کوتاہی پر استغفار کرنا چاہیے۔

کہا جاتا ہے کہ طفلِ روح کو شیطان کا دودھ پینے سے روکیں اس کے بعد ہی فرشتوں کے ساتھ تمہاری دوستی شروع ہوتی ہے۔

نفس مثل بچے کے ہے اگر دودھ پینے کی عادت اس سے نہ چھڑاؤ گے تو وہ دودھ پیتے پیتے جوان ہو جائے گا، اگر چھڑا دو گے تو چھوڑ دے گا۔ یہ سب حیات کے اصولوں سے متعلق ہیں۔

مولانا رومؒ فرماتے ہیں

شہوتِ دنیا مثالِ گلخن است
کہ ازو حمامِ تقویٰ روشن است

دنیا کی خواہشات کی مثال آگ کی بھٹی کی طرح ہے کہ تقویٰ کا حمام اسی سے روشن ہوتا ہے۔

یعنی گناہوں سے بچنے سے متعلق تقویٰ کی کمی کا یہ حسن ہیں اس واسطہ سے خوف سے جو بچے میں ذہن پر چھا جائے تو اس سے تقویٰ کی روشنی پیدا ہوتی اور کسی بڑی خواہش پر عمل کر دیا تو گویا یہ حسن ذکی ہے۔ ایسے حسن خاصے کیسے ہیں جانے چاہیے۔ ایسے حسن خاصے کا یہی حصہ ہے۔

حضرت ابن عباس نے رسول خدا سے عرض کی یا رسول اللہ بعض وقت ہم میں سے اپنے اپنے من میں ایسے خیالات پاتے ہیں اور کسی چیز پر قبضہ پاتی ہیں کہ جل کر کوئلہ ہو جانا ہمیں زیادہ محبوب معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ ان کو زبان پر لائیں۔

آپ نے خوش ہو کر فرمایا: الحمد للہ کا شکر ہے کہ جس نے شیطان کے فریب و وسوسہ کی حد تک ہی رکھا اسے آگے نہ بڑھنے دیا۔

حسن بھی کبھی برائے امتحان و آزمائش بھی ہوتا ہے

قوم لوط پر عذاب دینے کے لیے خدا نے حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل اور حضرت اسرافیل کو حسین لڑکوں کی شکل میں بھیجا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حسن بھی امتحان کے لیے اور عذاب کے لیے بھی آتا ہے۔ لہٰذا نامحرم حسین شکلوں کو دیکھ کر ہوشیار ہو جانا چاہیے کہ کہیں ہمارے حق میں تو یہ عذاب بن کر تو نہیں آیا ہے۔

حرام خوشی سے دل کانپ جانا چاہیے

ایک لکڑی کو تولنے کا ترازو ہوتا ہے ایک سونا تولنے کا۔ لکڑی کے ترازو میں چاول، دال رکھ دو ہلائی نہیں ہلتی، چھا ترازو کا کانٹا بھی نہیں ہلتا اور سونے کا ترازو رائی کے دانے سے بھی ہل جاتا ہے۔ مومن کا دل بھی سونے کے ترازو کی طرح ہوتا ہے جہاں ذرا حرام خوشی کی ہوا آئی وہیں دل کانپ جائے دل کا قرار ہل جائے۔ کیونکہ ایک اعشاریہ ایک ذرہ حرام لذت کا دل میں آنا اللہ سے دور ہو جانا ہے۔ لکڑی کے ترازو کی طرح دل ہے تو سمجھ لو چاہیے کہ گناہوں حرام لذتوں کو درد رد کر دیے ہیں اور دل پر کچھ اثر نہیں ہو رہا۔

نگاہوں کی حفاظت کا حکم بواسطہ رسالت کیوں دیا گیا؟

اللہ نے اپنے رسول کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے محمد آپ اپنی امت سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں۔

قل للمؤمنین یغضّوا من ابصارھم

یہ خدا اور بندے میں فرشتے کے جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا حکم براہ راست دیا لیکن پھر بھی اس حکم میں رسول کو واسطہ بنایا کہ اے رسول کہہ دیجئے۔ اس میں ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ جس طرح باحیا باپ بچوں سے کسی بات کو نہیں کہتا بلکہ اپنے دوستوں سے کہلواتا ہے کہ میرے بیٹوں کو سمجھاؤ کہ یہ بے شرمی والا کام نہ کریں تو اس میں رب العالمین کی حیا و غیرت بھی شامل ہے کہ رحمت اللعالمین سے کہلوایا کہ اے محمد آپ فرما دیں کہ میرے بندے نگاہوں کی حفاظت کریں۔

اس گناہ پر اصرار کرنے والا مومن کامل نہیں بن سکتا

جو شخص دن رات بہت عبادت کرتا ہے، دن بھر تلاوت قرآن مجید کرتا ہے، ہر سال حج و عمرہ کرتا ہے لیکن نامحرموں کو دیکھنے سے باز نہیں آتا، بدنظری کرتا ہے، غیبت کرتا ہے، باوجود ان عبادات کے فاسق ہے کیونکہ ان عبادات، وظائف اور اذکار کا حاصل ترک معصیت ہے جو یہ شخص انجام دے رہا ہے اس گناہوں کے ساتھ عبادات کا اجر و ثواب ضائع کر رہا ہے۔

اگر مومن کامل ہے تو وہ اپنی شعوری طور پر اللہ کی عظمت و جلال رکھے گا اور اچانک ہونے والی غیر اختیاری نظر بھی ضرور ہٹا لے گا، ورنہ پیار اور تفصیل کا وسوسہ آئے گا۔

اللہ سے اتنا ڈرو جتنا کہ شیر سے ڈرتے ہیں

شیر سے ہم لوگ کتنا ڈرتے ہیں لیکن جو شیر کو پیدا کرتے ہیں [illegible] ہے اس سے کتنا ڈرتے رہنا

چاہیے؟ پھر جب دوڑتا ہے تو منزل مل جاتی ہے۔ اس وقت میں سوچیے کہ کیا آواز ہوگی؟ قیامت کے دن جب اعلان ہوگا۔ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۝

(پکڑو اس کو طوق ڈالو اور زنجیروں میں جکڑ دو پھر اس کو جہنم میں داخل کر دو)

کیا آواز ہوگی یا قیامت کا دن ہوگا؟ آج نفس کے مزے کے لیے ہم لوگ سانپ کی طرح معصیت میں منہ ڈالنے کے لیے تیار ہیں۔ دن رات خدا کی نافرمانی پر بے باک ہیں؛ ان کو پتہ نہیں ان کا انجام کیا ہوگا، اس کی کوئی فکر نہیں۔

روایت ہے کہ حضرت ام سلمیٰ نے ایک دفعہ رسولِ خدا سے پوچھا: یا رسول اللہ جنت میں حوریں زیادہ حسین ہوں گی یا مسلمان بیویاں؟

رسولِ خدا نے فرمایا: اے ام سلمیٰ جنت میں مسلمان بیویاں حوروں سے بھی زیادہ حسین کر دی جائیں گی۔ پوچھا ایسا کیوں ہوگا؟ آپ نے فرمایا: کہ حوروں نے نمازیں نہیں پڑھی ہیں، روزے نہیں رکھے ہیں، شوہروں کی خدمت نہیں کی ہے، بچے جننے کی تکلیف نہیں اٹھائی ہے اور مسلمان عورتوں نے نمازیں پڑھی ہیں، روزے رکھے ہیں، حج کیا ہے، شوہروں کی خدمت کی ہے، بچے جننے کی تکلیف اٹھائی ہے۔

ان کی نمازوں، روزوں اور ان کی عبادت کی وجہ سے ان کے چہروں پر اللہ پاک نور ڈالیں گے، جو حقیقی ہوگا، حوروں کے اندر وہ نور نہیں ہوگا اور اللہ حسن پر اپنا وہ رنگ چڑھا دیں گے جس کا یہ عالم ہوگا۔

دنیا کی زندگی چند دن کی ہے۔ اگر شوہر میں کچھ برائی ہو تو آپ کہتی ہیں کہ اسے میں بھی کچھ سے پی لوں۔ جو حال کرنا ہو چار دن کے۔ تو یہ بھی ایک چار دن کی ہے۔ جیسی شریکِ حیات مل جائے اس کے ساتھ نبھاؤ تو وہ جنت میں حوروں سے زیادہ حسین بنا دی جائیں گی۔ یہ نہ ہو کہ شریکِ حیات میں کوئی کمی ہو اور گناہوں سے جوڑ دیا جائے۔

وعسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم (سورۃ بقرہ آیت ۲۱۶)

"بعض چیزیں تم کو ناپسند لگتی ہوں اور ان میں تمہارے لئے خیر ہوتی ہے۔" ہوسکتا ہے کہ آپ کو شریک حیات کی شکل تک پسند نہ ہو لیکن یاد رکھیں کہ ان کے بطن سے ایسا کوئی بڑا عالم، متقی، صاحب نسبت انسان پیدا کردے جو قیامت تک آپ کے کام آئے۔ بعض اوقات زمین اتنی خراب نظر آتی مگر اس سے بہترین فصل تیار ہوتی ہے۔ رنگ روپ مت دیکھیے کہ خدا کی خلقت ہے۔ بس اپنی نگاہوں کی حفاظت کیجیے۔

ایمان کی دولت چھن جائے

جس مکان میں دولت ہوتی ہے اس میں مضبوط تالے لگاتے ہیں اور جس کے دل میں ایمان کی دولت ہوتی ہے وہ آنکھوں کا تالا مضبوط لگاتا ہے یعنی نظر کی حفاظت کرتا ہے اور جو نظر کی حفاظت نہیں کرتا یہ دلیل ہے کہ اس کا دل ویران ہے، اس میں ایمان کا خزانہ نہیں ہے۔

جس ہرن میں مشک پیدا ہو جاتا ہے اسے پتہ چل جاتا ہے کہ میری ناف میں مشک پیدا ہو گیا ہے پھر وہ سوتا نہیں ہے کھڑے کھڑے اونگھ لیتا ہے اور چوکنا رہتا ہے کہ کہیں یہ مشک کوئی چھین نہ لے۔ بس جس کو دولت ایمان نصیب ہوتی ہے اس وہ وقت اپنے قلب و نظر کی حفاظت کرتی ہے۔ ہر وقت چوکنا رہتا ہے کہ کہیں کوئی نامحرم عورت میرے ایمان کو چھین نہ لے۔ جس کو اپنے قلب و نظر کی پاسبانی کی توفیق نہ ہو سمجھ لے کہ ابھی اس کو ایمان کا مشک عطا نہیں ہوا۔

اللہ کا راستہ جلد طے کرنے کا نسخہ

اللہ کا راستہ جلد طے کرنے کے لیے اور کامل مومن بننے کے لیے سوئی صدور راستے کی طرح سے چند چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

اک راہ ہے سو / کسی طرف اللہ تک پہنچنے کی شریعت اسلام کا راستہ ہے۔

لگے جہاد کا کوئی پلٹ ہو / یہ عملی اور روحانی ہے۔

حدیث: پاکیزگی قلب ہو ... پیٹ اور شرمگاہ پاک رکھو ... حدیث کے بجائے دشمن سے

جائے گا۔ جنت کے بجائے دوزخ میں لے جائے گا۔

حدیث: جہاں کے نیک لوگ جیسے چیزوں بہت زیادہ چاہیے کیونکہ جہاز میں مٹی کے اجزاء جیسے ہوا، پانی، روشنی یہ سب زمین کی چیزیں ہیں اور یہ چیزیں اپنے مرکز اور مستقر سے وابستہ رہنا چاہتی ہیں۔ لہٰذا جو روحانی لطافت کے خلاف نفس میں رہتے ہیں بہت زیادہ چیزوں کی ضرورت ہے۔ جسم مٹی کا ہے اپنی فطرت سے مٹی کی چیزوں پر فدا ہونا چاہتا ہے اسفل السافلین کی طرف رہتے ہیں ایسی غذا بہت زیادہ چیزوں کی طرف دھکیلتا ہے۔ اتنی زیادہ [illegible] ہو کر رہ جاتی ہیں۔ جہاں کی [illegible] سے دوری، اور روح کی پستی اور نفس کی ظلمت سے حاصل ہوتی ہے۔

حدیث: جہاں کی چیزوں کی تنگی میں وقتی شہوت کی فکر کرتے ہوئے گزر رہے ہوں جو ہمارے پر چھا جاتی ہیں گے۔ لہٰذا بدنظری کے شیطانی وار سے بچیے تیر سے روح کے جسم میں سوراخ نہ ہونے دیجیے کسی نامحرم عورت کو نہ دیکھیے۔ دل میں خیالات کو جگہ نہ دیجیے۔ بدنظری کا ارتکاب قلب و روح کے حصار میں جو خدا کی طرف رہتا ہے سوراخ کرتا ہے جس سے ساری ترقی ختم ہو جاتی ہے اور سالک منزل تک پہنچنا مشکل ہو جائے گا۔

سے لذت عارضی کی خاطر ادا کی

ہے گناہ کا اثر مدام زندگی کی

تمام کائنات کے حسن سے زیادہ حسین کی طرف متوجہ ہو جائیے

پروردگارِ عالم سارے حسینوں سے احسن ہے۔ اے حسینوں کے چہرے میں رہنے والو! اگر تمہیں حسن پرستی کا ذوق ہے تو سارے حسینوں سے بڑھ کر حسین کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

کائنات کے پروردگار کی خوشبو پا کر تم سارے عالم کی کائنات سے بے نیاز ہو جاؤ گے۔ احسن اسم تفضیل ہے، حسین سے افضل ہے لہٰذا جب کسی کو [illegible] حسینوں کی طرف جستجو پیدا ہو تو

احسن کام میں لگ جاؤ گے۔ جب احسن سامنے ہوگا تو حسین کی طرف توجہ نہ ہوگی۔

تکمیل لا الٰہ سے اِلّا اللہ نصیب ہوتا ہے

اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ سے دل لگانے والا اللہ سے تو دور ہو ہی جاتا ہے کیونکہ اللہ نے کلمہ میں شرط لگائی کہ پہلے تکمیل کرو پھر سارا کام اللہ سے جو ہوا پورا ہوگا۔ خدا اُس کو لا الٰہ کی تکمیل کی توفیق دیتے ہیں جو غیر اللہ پر نظر نہیں ڈالتا اور نگاہوں کو بچا کر غم حسرت اٹھاتا ہے اور غم تقویٰ اٹھاتا ہے۔ اللہ جب ملتا ہے جب لا الٰہ کی تکمیل ہو جو غیر اللہ سے جان چھڑا لو ورنہ کیسے اللہ کو پاؤ گے؟ اللہ نے کلمہ لا الٰہ کی بنیاد میں لا کو مقدم کیا ہے کہ میں خالق عطر ہوں لیکن تم غیر اللہ کی نجاست و غلاظت کے ساتھ میری خوشبو کے قریب آنا چاہتے ہو یہ ناممکن ہے، پہلے لا الٰہ کی تکمیل کرو۔ بتوں کے الٰہ سے تو کفر کی برکت سے تو ٹوٹ گئے لیکن جو چھپے ہوئے الٰہ ہیں یعنی حسین صورتیں وہ تم دل سے کیسے نکالو گے؟ وہ بھی باطل ہیں۔

ارایت من اتخذ الٰہہ ھواہ (سورۂ فرقان، آیت ۴۳)

اے رسول! آپ نے اس کو دیکھا جو اپنے نفس کی خواہش کو الٰہ بنائے ہوئے ہیں۔

رسول اللہ بد نظری و گناہوں کا ارتکاب کرنے والوں کو فرماتے ہیں ... کی طرف توجہ تک نہیں ... ان باطل سے ان دلوں سے نکالو تب لا الٰہ کی تکمیل ہوگی۔ تکمیل لا الٰہ کے بغیر الا اللہ کی تجلیات سے تمہارا قلب محروم رہے گا۔

اہل اللہ کا دل، دل کیوں کہا جاتا ہے؟

کسی نے بھی پوچھا لیکن ان کے دل کو دل کیوں کہتے ہیں؟ جواب یہ ہے کہ جو ظلمت پر فدا ہے وہ جو پروانے روشنی پر فدا ہوتے ہیں ان کے دل کو پوری کائنات سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اسی طرح جو عشق مرنے والوں پر مرتے ہیں ان کو اہل دل نہیں کہا جاتا کیونکہ ان کے دل کی شمع ابھی روشن نہیں ہوئی اور جن کے دل اللہ پر فدا ہوگئے ان کو کہا جاتا ہے کہ یہ اہل دل ہیں۔

خدا کے عشق میں لوگوں نے جانیں دی ہیں

آج ہمیں عشق بشر کا تصور بہت بھاری معلوم ہوتا ہے۔ عشق نگاہ بچانا بہت مشکل ہے۔ خدا کے عاشقوں نے تو خدا کے لئے اپنی جانیں تک دی ہیں اور ہم اللہ کے لیے ایک نظر نہیں بچا سکتے۔ مومن کی شان کے خلاف ہے کہ وہ حد و حجاب بھول جائے۔ اگر حیا و شرم خدا سے ہو تو بندہ گناہ کر کے بھی خدا کو ناراض نہ کرے۔

حیا کی تعریف یہی ہے کہ تصور معلوم ہو کہ کوئی کسی حالت میں دیکھے تب معلوم ہو کہ یہ بندہ حیا اور شرم والا ہے۔ آنکھ کی بدنظری کرنے والے آپ بے حیا ہوں تو دوسرے ان کے سامنے تیار ہو جائے گا لیکن اللہ کے نزدیک وہ بے حیائی ہے گا۔ جو اللہ سے یہ گناہ کرتے ہوئے نہیں شرماتا وہ حیادار کب ہے؟

فنا ہونے والوں پر فدا مت ہو

حضرت ابراہیم نے سورج چاند ستارے ڈوبتے دیکھ کر فرمایا تھا۔

لا احبُّ الآفلین (سورۃ انعام آیت ۷۶)

میں ڈوبنے والوں سے محبت نہیں کرتا

حق یہ ہے کہ جو ہر وقت بادشاہوں کی کہانی پڑھتا ہے تو ان کے قرب شاہی کے سبب اس کا حوصلہ اتنا بلند ہو جاتا ہے کہ وہ جنگل میں بھی شیر کی طرح رہتا ہے اور جانور کو شکار کرنا اپنی توہین سمجھتا ہے۔ وہ تو گیدڑ ہوتے ہیں جو مردار کے پیچھے ہوتے ہیں، بادشاہوں کے بچے ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو اللہ کی فانی صورتوں کے عاشق ہیں ان کا حوصلہ بہت پست و ذلیل ہو جاتا ہے کہ گیدڑ کی طرح سے مردار لاشوں سے لذت کی تلاش اور مقصد حیات بن جاتا ہے۔ لیکن مومن کامل کی روح جو شہباز معنوی ہے وہ یہیں کی شکار گاہ میں مثل حضرت ابراہیم لا احب الآفلین کا نعرہ مستانہ لگاتی ہے اور بجز اللہ کے کسی کا شکار نہیں کرتی بلکہ رضائے الٰہی کے سوا کسی چیز کو محبوب نہیں رکھتی۔

مثلاً حضرت بریدہؓ آپ کی صف بچھی میں قدم رکھیں، خدا کی ذات اور اُس کے رسول سے سب بچتی ہیں۔ جو چیزیں نظر آ رہی ہیں، فانی ہیں سوائے اللہ کے، آپ بھی کسی کے بھی فنا ہونے والوں سے محبت نہیں کرتے صرف اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

حرام کا مقدمہ بھی حرام ہوتا ہے

بدنظری، بگڑے ہوئے کاموں کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ اس لئے شریعت نے حرام کے مقدمہ کو بھی حرام قرار دیا ہے، کیونکہ نفس کا مریض فقط نظر بازی پر اکتفا نہیں کرتا۔ نظر بازی کے بعد اگلے دروازے شروع ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ بگڑے ہوئے کاموں تک لے جاتے ہیں۔ اسی لئے احادیث میں بدنظری کو آنکھوں کا زنا قرار دیا گیا ہے۔

فرمانبرداری بچوں سے سیکھیں

بعض بچوں کی تربیت اتنی عمدہ ہوتی ہے کہ جب کوئی شخص ان کو مٹھائی یا پیسے دے تو وہ بچے باپ کی طرف دیکھتے ہیں کہ باپ کی کیا مرضی ہے۔ اگر باپ آنکھ یا گردن کے اشارے سے منع کر دے تو لوٹا دیتا ہے۔ اسی طرح ہمارے سامنے بھی جب کوئی نامحرم صورتیں مثلاً مسلمان یا نامسلمان آ جائیں تو ہم بھی خدا کی طرف دیکھیں کہ اے رب العالمین آپ کا کیا حکم ہے، دیکھوں یا نہ دیکھوں اور یغضوا من ابصارھم (سورہ نور آیت ۳۰) کا پیش نظر رہے کی آواز کان میں آ جائے لیکن ہم کتنے چھوٹے ہو گئے، چھوٹے بچے جب پالنے والے باپ کا اتنا خیال کریں کہ ان کی مرضی کے خلاف نہ ہو اور جو ہمارا حقیقی پالنے والا ہے اس کا کتنا حق ہونا چاہیے۔ اللہ بھی کتنا خوش ہوگا کہ میرا بندہ میری مرضی پر مرتا ہے۔ میری نافرمانی کی جرأت پہ خوشی وہ طرح میں نہیں لاتا۔

لذتِ قربِ خداوندی ادھار نہیں نقد ہے

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جنت تو ادھار ہے یہ مولوی لوگ ہم کو نقد لذت سے چھڑواتے ہیں

لیکن دوستو! جنت تو ہمارے ساتھ نہیں، اللہ تو ہمارے ساتھ ہے۔

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ

تم جہاں کہیں بھی ہو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ (سورۃ حدید آیت ۴)

جنت ہمارے ساتھ تو نہیں ہے، رب ہر وقت ہمارے ساتھ ہے۔ میں خالقِ جنت ہوں۔ جس کے پاس خالقِ جنت ہو، وہ جنت سے کیا دور رہے گا؟ جنت تو آخرت میں ملے گی لیکن میرے قرب کی لذت جنت کی تمام لذتوں سے بڑھ کر دنیا ہی میں پاؤ گے۔

اللہ کی دوستی کی بنیاد گناہ چھوڑنے پر ہے

بہت سے لوگ مستحبات پر زور و شور سے عمل کرتے ہیں لیکن گناہ چھوڑنے کا اہتمام نہیں کرتے جبکہ اللہ کی دوستی کی بنیاد مستحبات پر نہیں بلکہ گناہ چھوڑنے پر ہے۔ ایک شخص ہے، تہجد گزار، ذکر کرتا ہے اور سال میں کئی عمرے کرتا ہے لیکن نگاہوں پر ۱۰۰ میں سے کسی بھی حد تک قابو نہیں، نہیں چھوڑتا، بدنظری کرتا ہے۔ یہ شخص کبھی اللہ کی ولایت حاصل نہیں کر سکتا۔ قلب میں نامحرموں کا نقشہ ہو اور اللہ بھی دل میں ہو، یہ ممکن نہیں ہے۔ دو متضاد چیزیں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

یہ مثالیں کولہو کے بیل کی طرح ہیں۔ کولہو کا بیل جہاں سے چلتا ہے وہیں پر آ کر رک جاتا ہے۔ چاہے یہ ساری عمر چلتا رہے لیکن رہے گا وہیں کا وہیں۔ اسی طرح بعض لوگوں کو شیطان نے بیوقوف بنا رکھا ہے کہ اللہ اللہ بھی کرتے رہو اور گناہ بھی مت چھوڑو، مرنے کے بعد تو گناہ چھوٹ ہی جائیں گے۔ کیا کوئی مردہ بدنظری کر سکتا ہے؟ کوئی نہیں لیکن کوئی اجر نہیں کیونکہ اب تو وہ مجبور ہے گناہ کر ہی نہیں سکتا لہٰذا مرنے کے بعد گناہ چھوٹنے پر کوئی ثواب نہیں۔ جیتے جی گناہ چھوڑو تو بات ہے۔ اگر ایک آدمی مر جائے اور اس پر ساری ہوا اور جسم کے پرخچے اڑ جائیں تو کیا اسے شہادت ملے گی؟ زندگی میں اللہ کی راہ میں قتل ہو جاؤ تب شہادت ملتی ہے۔

مردوں کی شہادت قبول نہیں۔ لہٰذا مرنے کا انتظار نہ کیجئے جیتے جی اللہ پر فدا ہو جائیے گناہوں کو چھوڑ دیجئے پھر دیکھئے کہ قلب کو اللہ سے کیا لذت حاصل ہوتی ہے۔ دنیا ہی میں جنت کا مزہ آنے لگے گا۔

ایمان کی حفاظت کیلئے گناہوں سے بچنا ضروری ہے

گناہوں سے بچنے سے تقویٰ کا نور پیدا ہوتا ہے جو تقویٰ کا اہتمام نہیں کرتا وہ نورِ ایمان کو ضائع کر دیتا ہے۔ جیسے ٹنکی پانی سے بھری جائے لیکن سوراخ ہو یا نل کھلا چھوڑ دیجئے تو سارا پانی ضائع ہو جائے گا۔ اسی طرح نورِ ایمان جاتا ہے جب دل کے نور کے پائپ یعنی اگر آنکھوں کی ٹونٹی کھلی چھوڑ دی بدنظری کرلی، زبان کا نل کھلا چھوڑ دیا یعنی غیبت کرلی، کانوں کا نل کھلا چھوڑ دیا یعنی گانا سن لیا تو پائپ لائن سے ایمان کے نور کو ضائع کر دیا۔ نورِ ایمان کی حفاظت کے لئے گناہوں سے بچنا بہت ضروری ہے۔

تمام اعضاء کو اللہ کیلئے استعمال کیجئے

اللہ تعالیٰ اس لئے دی ہے کہ اس سے خوش رہے، جو تمام نعمتیں دی ہیں تو آنکھوں میں قوتِ دیدنی، کانوں میں قوتِ شنیدنی، زبان میں قوتِ چشیدنی، ہاتھوں میں قوتِ گرفتنی اور پاؤں میں قوتِ رفتنی دی ہے اور ان ساری قوتوں کو صحیح راہ میں استعمال کیا جائے۔ لہٰذا کان سے وہی سنیں جس سے مالک خوش ہو۔ آنکھوں سے وہی دیکھیں جس سے مالک ناراض نہ ہو۔

رسولِ خدا کی بددعا سے ڈریں

رسولِ خدا نے بدنظری کرنے والوں کیلئے فرمایا ہے۔

لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ

لعنت فرماتے ہیں بدنظری کرنے والے پر اور جو بدنظری کی دعوت دے۔

(یعنی جو بے پردہ ہو کر سامنے آئے اس پر بھی)

ہوئے دوسروں کی بددعاؤں سے متاثر ہوتے ہیں۔ بدنظری کرنے والے بھی سید الانبیاءؐ کی بددعا سے ڈریں۔

عورت کیلئے سب سے بہتر کیا ہے؟

رسولِ خداؐ نے جب یہ سوال کیا کہ عورت کیلئے سب سے بہتری اور بھلائی کی بات کس میں ہے؟ تو کوئی اس کا جواب نہ دے سکا سوائے شہزادی کونینؑ کے۔ فرمایا: عورت کیلئے سب سے بہتر یہ ہے کہ وہ نامحرم مردوں کو نہ دیکھے اور نہ نامحرم مرد اسے دیکھیں۔

جب رسولِ خداؐ کو یہ جواب پتا چلا تو فرمایا کہ یہ کیوں نہ ہو فاطمہ میرا ٹکڑا ہے، فاطمہ کا یہ جواب میری تربیت ہی کا نتیجہ ہے۔

یقیناً حضرت فاطمہؑ کے اس فرمان میں عورتوں کی حقیقی بھلائی ہے۔

بے پردگی میں عورتوں کا خود کا نقصان ہے

عورتیں اگر بے پردگی سے روگردانی کرتی ہیں اور مردوں کی آلودہ نگاہوں کا نشانہ بنتی رہیں تو اس طرح مردوں کی خواہشات و شوق پورے ہوتے رہیں گے جو مردوں کیلئے دیر سے شادی کرنے کا سبب بنے گا۔ ایسی صورت میں معاشرہ پر بد اثر پڑے گا اور خود عورتوں ہی کا نقصان ہوگا اور سرپرستوں سے محروم اور طلاق یافتہ عورتوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

جب عورت کو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اسکا شوہر بدنظری کا عادی ہے اور وہ نامحرم عورتوں کو تاکتے ہیں تو وہ گھر کی بہت سی سرگرمیوں سے بے رغبتی کی طرف مائل ہو جاتی ہے اور اس طرح بدنامی و گناہ کا دو طرفہ دروازہ کھل جاتا ہے۔

> بے پردہ عورت اللہ کے نزدیک کوئی عزت نہیں رکھتی
> (رسولِ خداؐ)

عورتیں گھر سے باہر کس انداز میں نکلیں

رسول خدا فرماتے ہیں "عورت کیلئے مناسب نہیں ہے کہ گھر سے باہر نکلتے وقت اپنے پاؤں کو نمایاں کرے" (فروع کافی)

عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بدن و جسم کے بارے میں پردے کا خاص خیال رکھیں ورنہ وہ دل کے پست فطرت لوگوں کی نگاہوں کا شکار بنتے ہیں اور اپنی عزت و آبرو کھو بیٹھتی ہیں اس لئے حجاب اور غیرت لازمی ہیں۔

امام صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس میں حیا نہ ہو اس میں ایمان نہیں ہے (بحار جلد ...)

رسول خدا فرماتے ہیں کہ جو شوہر اپنی بیوی کے حلقے میں شامل ہو اور اس کے پردے اور عفت نفس کے بارے میں خیال نہ رکھے تو یہ شوہر دیوث (بے غیرت) ہے۔ (مستدرک)

رسول خدا فرماتے ہیں کہ جو شوہر اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا خدا اسے منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔ حضورؐ سے پوچھا گیا کہ کس اطاعت سے مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا عمومی حماموں، شادی بیاہ کی محفلوں اور عزاداری کی مجلسوں میں باریک اور جاذب نظر لباس پہن کر جانے کی خواہش کو مان لے (فروع کافی جلد ۵)

وشیرا اسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ دو گروہ ایسے ہیں جو جہنم میں جانے والے ہیں جن کے بارے میں میں نے کبھی نہیں دیکھا ایک گروہ ان عورتوں کا ہے جو لباس تو پہنی ہوتی ہیں لیکن ایسا لباس جس سے ان کا جسم نمایاں ہو جائے۔ یہ عورتیں شہوت کی طرف مائل ہوتی ہیں اور مردوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرتی ہیں۔۔۔۔ یہ عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی اور جنت کی خوشبو جو کہ دور سے بھی سونگھی جا سکتی ہے، انہیں نصیب نہیں ہو گی۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہؑ کے ساتھ جب رسولؐ کے گھر پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ آپ شدید گریہ فرما رہے ہیں۔ میں نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کیوں گریہ فرما رہے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا معراج کی شب میں نے عورتوں پر مختلف ہوتے عذاب کا مشاہدہ کیا ہے جس کی وجہ سے گریہ کر رہا ہوں۔ (اس میں سے چند کے بارے میں فرمایا)

میں نے دیکھا کہ ایک عورت زبان سے لٹکا دیا گیا ہے اور گرمی کی شدت سے اس کے سر کا مغز ابل ابل کر بہہ رہا ہے اور میں نے دیکھا کہ ایک عورت اپنے جسم کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہی ہے اور میں نے دیکھا کہ ایک عورت کے جسم کو حصہ حصہ کاٹ کر جدا کیا جا رہا ہے......

یہ سن کر بی بی فاطمہ رونے لگیں پوچھا بابا جان ان عورتوں کے وہ کون سے اعمال تھے جن کی وجہ سے اللہ نے ان پر یہ عذاب مسلط فرمایا تو رسول خدا نے فرمایا

وہ عورت جسے زبان سے لٹکا دیا گیا تھا اور گرمی کی شدت سے اس کے سر کا مغز ابل ابل کر بہہ رہا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ دنیا میں اپنے سر کے بالوں کو نامحرموں سے نہیں چھپایا کرتی تھی۔ وہ عورت جو اپنے جسم کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ دنیا میں اپنے جسم کو نامحرموں کے لئے سجایا کرتی تھی اور وہ عورت جس کے جسم کو حصہ حصہ کاٹ کاٹ کر جدا کیا جا رہا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ دنیا میں اپنے آپ کو غیر مردوں کے سامنے پیش کرتی تھی تاکہ وہ اس کی طرف مائل ہوں۔

([illegible])

ایک روایت میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے غیرت کی تعریف پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا [illegible] جس گھر میں داخل ہوتی ہے [illegible] اس گھر سے [illegible] خدا کا شکر ادا کیا کہ [illegible] گھر میں داخل نہیں ہوئے۔

رسول اللہ فرماتے ہیں کہ میرے جد ابراہیم بہت غیرت مند تھے اور میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں۔ حق تعالیٰ مومنین میں سے [illegible] (یعنی [illegible]) جو غیرت نہیں رکھتا۔

(وسائل الشیعہ جلد [illegible])

صحیح بخاری میں حضرت سعد کی تعریف میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ اتنے غیرت مند تھے کہ اپنے دوستوں کے سامنے بھی [illegible] نہیں [illegible]۔

یہ اعمال دینی غیرت کے بغیر صرف خیالی باتیں ہیں۔ مومن کو اپنی غیرت کا احساس کرنا ہوگا اور [illegible] کی طرح [illegible] اور مغربی طرز زندگی سے پرہیز کرنا ہوگا۔

ایک ہندو عورت جس نے فرانس کے اسلامی معاشرے کا بغور تجزیہ کیا، غیر مسلم ہونے کے باوجود لکھتی ہے:

"وہ عورت جو در حقیقت ہمیشہ خود اعتمادی کی حامل رہتی ہے

بلکہ استحصال و تشدد کی مخالفت کرتی ہے"

امام بیہقی نے قرطبی و حبیب خوارزمی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"آپ علم حاصل کیجئے اور خود اخلاقی تعلیمات سے آراستہ کیجئے آپ مائیں ایک مدرسہ ہیں جس میں ملک و ملت کے بچوں کی تربیت ہونی چاہیے۔ (روزنامہ اسلام ۱۱ اپریل ۹۰۰۲ء)

امام بیہقی نے ایک اور مقام پر فرمایا کہ خواتین نے شعبۂ طب میں مردوں سے کہیں زیادہ کامیابی حاصل کی ہے۔ (مجلہ نور ہدایت)

عورتوں کے سلسلے میں اسلام کا احترام

مندرجہ ذیل مسائل سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام عورتوں کے معاملے میں کتنی نرمی کا قائل ہے۔

۱۔ ماہواری کے دنوں میں عورت سے نماز کی ادائیگی کا حکم بالکل ساقط ہو جاتا ہے۔

۲۔ جمعہ کی نماز عورتوں پر فرض نہیں، عورت کی نماز گھر میں ادا کرنا افضل ہے۔

۳۔ شریعت نے دونوں [illegible] عورت کے لیے [illegible] جانے والی نمازوں کو بھی مستحب کہا ہے۔

۴۔ عورت کے لیے مستحب ہے کہ [illegible] میں [illegible] رکھے۔

۵۔ حالت سجدہ میں اپنے جسم کو سمیٹ لے۔

۶۔ قیام کی حالت میں پاؤں ملا کر رکھے۔

۷۔ مرد کی طرح [illegible] نہ ہو۔

۸۔ اگر کوئی عورت [illegible] ہو [illegible] تو [illegible]

وہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کو بھی چھپائے۔

☆ عورت کا نامحرم مرد سے نازک لہجے یا ایسے لہجے میں بات کرنا جس سے اس کے دل میں برائی کی خواہش پیدا ہو جائے حرام ہے۔

☆ کسی بند مکان میں علیحدگی سے عورت نامحرم کا ساتھ کرے۔

☆ بعض فقہاء کرام سمجھدار بوڑھے سے بھی پردہ کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔

☆ عورت کا باریک اور چست لباس پہن کر نامحرم کے سامنے آنا حرام ہے۔

☆ مرد کے گھٹنوں سے ناف تک جسم کا جو حصہ ہو عورت کے لیے اسے دیکھنا حرام ہے۔

☆ نامحرم عورت کا ہاتھ میں ہاتھ دینا جائز نہیں ہے۔

☆ عورت کا نامحرم کے لیے خوشبو لگانا منع ہے اور ایسی عورت پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔

☆ مسلمان عورت کسی کافرہ عورت کے سامنے اپنے جسم کو کھولنے سے اجتناب کرے۔ وہ کسی نامحرم سے سفر نہ کرے۔

☆ مرد جو چاہے کہ عورت کو پیچھے سے بھی دیکھے۔ ابو بصیر نے ایک بار امام جعفر صادق سے پوچھا

"ایک عورت جا رہی ہو اور مرد اسے پیچھے سے دیکھ رہا ہے، کیا اس میں کوئی حرج ہے؟"

امام نے فرمایا

"کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ کوئی مرد تمہاری بیوی کو اس طرح دیکھے؟ انہوں نے کہا نہیں تو

امام نے فرمایا

"جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو (وسائل الشیعہ)

☆ کسی سے منگنی وغیرہ جو نامحرم عورت سے طے ہو گئی ہو اس کا دیکھنا بھی جائز نہیں ہے۔ ہاں ضرورت اور شادی کے وقت ... جب تک نکاح نہ ہو جائے دیکھنا بھی ناجائز قرار دیا ہے۔

☆ مرد جوان عورت کو سلام میں پہل نہ کرے۔

۱۵۰ اگر کوئی عورت کسی جگہ بیٹھی ہو پھر وہاں سے اٹھ جائے تو جب تک وہ جگہ گرم ہو وہاں کوئی نامحرم مرد نہ بیٹھے۔

۱۵۱ نامحرم مرد و عورت کا ایسے مقام پر تنہا جمع ہونا اور ساتھ رہنا سخت منع ہے خواہ یہ دونوں عبادت ہی میں کیوں نہ مشغول ہوں۔

۱۵۲ اگر کوئی مرد کسی نامحرم عورت کو چھو لے تو اس سبب پر وضو نہیں ٹوٹ سکتا۔

۱۵۳ امام باقرؑ سے ایک شخص نے پوچھا عورت سے مذاق کرنا کیسا ہے تو امام نے فرمایا ہاں مگر نامحرم عورت سے مذاق نہیں کرو گے (بحار جلد ۷۶)

۱۵۴ ایک شخص امام کی خدمت میں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ موجود تھا۔ اس اثناء میں ایک لڑکی نامحرم کسی سبب سے لڑکی کو دیکھ رہے تھے پس جب وہ لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر لے گئی تو آپ نے کسی طرف کے بارے میں پوچھا کون ہے تو اس نے کہا یہ لڑکی میری بیٹی ہے تو امام نے اس کے ہاتھ سے پکڑ کر ہٹا دیا۔ (فروع کافی جلد)

بدنظری کی نیت سے پڑوسیوں کے گھروں میں جھانکنا

جامع الاخبار میں ہے کہ جب بھی کوئی اپنے ہمسائے کے گھر میں دیکھے یا اس کی چھت پر سے عورت کے بدن یا دونوں کو دیکھے یا اس طرح کوئی عورت اپنے ہمسایہ مرد کے پوشیدہ اعضاء کو دیکھے تو خدا ایسے مرد اور عورت کو دنیا میں مسلمانوں کے عیوب تلاش کرنے والے منافقین کے ساتھ جہنم میں ڈال دے گا اور یہ شخص اس وقت تک دنیا سے نہ اٹھے گا جب تک خدا اس کو رسوا نہ کر دے اس کے علاوہ خدا آخرت میں اس کے پوشیدہ مقامات کو فاش کر کے لوگوں کے لیے آشکار کرے گا۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس تہذیب و تمدن میں جو دنیا کی دوسری تہذیبوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے عورت ایک ایسے حیوان کی صورت اختیار کر گئی ہے کہ جس کی حیثیت سے جیسے بھی ہو، جس قدر بھی ہو بغیر کسی قید و شرط اور حد کے فائدہ حاصل کیا جائے۔ یہ حیوان بھی ایسا کہ

حسن کی نگاہ صرف یہی دنیا داروں کے ہاتھ میں ہے مگر مردوں کی نگاہ خود ان کے ہاتھ میں ہے اور یہ نگاہ مردوں کی "نگاہ" ہے۔ جو جس چیز سے متاثر ہو سکتا ہے اسی طرح عورتوں کے تعاقب میں رہتی ہے۔ نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ اگر عورت کی رضا اس پر منحصر ہے کہ اس پر نگاہ ڈالی جائے تو مرد بھی اسی سے رغبت رکھتے ہیں کہ وہ عورتوں پر نگاہ ڈالیں اس نگاہ سے ہونے والی برائی کا احساس نہیں۔

مصوری، موسیقی، سینما، تھیٹر، مجلے، رسالے، پوسٹر، تصویریں وغیرہ عورتوں کو بار بار دکھاتی جاتی ہیں۔ مگر sex سے وابستہ مصنوعات کی حد یہیں پر ختم نہیں ہوتی بلکہ اقتصادیات کے دو عظیم اور بڑے شعبوں کے ہوتے ہوئے بھی ساری عورت پر ہی نظریں مرکوز ہوتی ہیں۔

مغربی اور مشرق دونوں عورت پر صرف یہ ہی نہیں کہ ایسا جال پھینکا جاتا ہے جس کی زیادہ نمایاں اور پیش کرنے والا ہو بلکہ اس سے بڑھ کر اپنے حسن و فیشن کے بہانے بیچتی رہے تاکہ ان کے کاروبار بیچنے والوں کا کاروبار چمکے اور دوسروں کی چاندی ہو جائے۔ اگر عورتوں کا بدن خوبصورتی کا سبب نہ ہو تو دوسری کوئی چیز ہے جو اس صنعت کی گاڑی کو چلائے"۔ ان تمام سے سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ صرف یہ بات نہیں کہ عورت اپنے مصروف ہونے اور مصروف رہنے کا سبب بنے بلکہ ہر چیز کا زیادہ سے زیادہ مصرف ہونے کا سبب بھی بنتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیچنے کی چیزیں کے زیادہ سے زیادہ فروخت ہونے کے لیے ضروری ہے کہ عورت کی عریاں تصویریں اس کے ساتھ شامل ہوں۔

حرام آنکھیں

نگاہ کی بات

اگر آنکھوں کا ایک بار بھی غلط استعمال کیا گیا تو پھر یہ سلسلہ رکتا نہیں ہے اور انسان عورتوں کو دیکھتا ہی چلا جاتا ہے کیونکہ جس طرح ایک شکل دوسری شکل کا راستہ کھولتی ہے اور شکل شکل کو کھینچتی ہے چاہے کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو اور گناہ گناہ کو کھینچتی ہے چاہے کتنی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ لہٰذا ایک دفعہ دیکھنے سے پھر رکنے کی قوت کمزور ہو جاتی ہے اور پھر انسان تمام ان گناہوں

میں مشغول رہے گا جیسے کاروباری ہے، یہ بھی سوچا ہے کہ کاروباری نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

دوسری اہم بات

کبھی کبھی انسان چوری نظر سے نہیں بلکہ یعنی گوشہ چشم سے دیکھ کر چور مزہ لے لیتا ہے اور یہ عمل بھی تقویٰ کو خراب کرتا ہے۔ نفس کی ان شرارتوں سے بہت ہوشیار رہنا چاہیے کیونکہ بڑی مدد اور محنت سے کمایا ہوا نور ذرا سی غفلت سے ضائع ہو جاتا ہے۔

تیسری اہم بات

کبھی سامنے چہرے کی طرف دیکھنے سے تو انسان آنکھیں بچا لیتا ہے مگر پیچھے سے اس کے بالوں یا کسی اور عضو پر نظر ڈال کر لطف حاصل کر لیتا ہے۔ اس سے بھی احتیاط کرنا چاہیے۔

چوتھی اہم بات

کبھی مومن اپنی آنکھیں تو بچا لیتا ہے اور کسی کی دور تک آنکھیں محفوظ رکھتا ہے۔ مگر شیطان یہ تدبیر کرتا ہے کہ اس کے پچھلے گناہوں کا لطف یاد دلاتا ہے اور سینے کی خیانت میں مبتلا کر دیتا ہے اور جب ماضی کے گناہوں کا لطف اور تصورات سے قلب ظلمت سے خراب کر دیتا ہے تو دل کے خراب ہونے سے سارے اعضاء خراب ہو جاتے ہیں کیونکہ دل بادشاہ ہے اور تمام اعضاء اس کے تابع ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ انسان کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ صالح ہو جاتا ہے تو تمام اعضاء صالح ہو جاتے ہیں اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو تمام اعضاء سے خراب اعمال صادر ہونے لگتے ہیں وہ قلب ہے۔

لہٰذا اس حقیقت کو واضح طور سے ارشاد فرمایا

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ (سورۃ المومن۔ پ ۲۴)

یعنی آنکھوں کی خیانت اور سینے کی خیانت دونوں پر خبر رکھتا ہے۔ دیکھو جب تم کسی نامحرم پر نگاہ ڈالتے ہو یا دل میں گندے خیالات پکاتے ہو تو ہم دونوں ہی سے باخبر ہیں۔ (پس ساری

قدرت اور عجز سے تمیز رکھو۔

پانچویں احتیاط

اگر رومانس میں بھی ہو تب بھی نامحرم حسین عورتوں پر نگاہ نہ ڈالے کیونکہ حرام منظر میں دنیا و آخرت دونوں کی رسوائی کا باعث ہے۔ بعض سانپ دیکھنے میں بڑے ہی حسین منقش ہوتے ہیں مگر اپنی جان کے خوف سے ہم ان پر ہاتھ نہیں پھیرتے کیونکہ ان حسینوں میں زہر قاتل ہے لہٰذا اسی طرح ان حرام منظر میں خدا کے قہر و ناراضگی اور غضب کا زہر ملا ہوا ہے۔ ایک مالک کو ہمیشہ ناراض کرتے رہنا مشکل ہے تو خدا کو ناراض کر کے چین مل سکتا ہے؟ جب حلال کی چٹنی روٹی وہ حلال بیوی اور پاؤ روٹی سے بہتر لگے اور سوچنا ہے کہ یہ بوجھ چند روز کا ہے جیسے سفر میں اچھی چائے نہ ملے تو وطن کی اچھی چائے ملنے کی امید میں اس کو برداشت کرتے ہیں اسی طرح جنت میں یہ بیویاں اللہ کے صدقے جنت کی حوروں سے بھی زیادہ خوبصورت بنادی جائیں گی۔

چھٹی احتیاط

آج کل یہ مرض اتنا عام ہو گیا ہے۔ جہاں کوئی عورت کی بات ہو اس پر نظر ڈالنے والوں کی دیواروں پر ننگی تصویروں سے بھی بچیں۔ بعض لوگ اس میں کہتے ہیں کہ اصل عورت تھوڑی ہے جو نظر آ رہی ہے یہ تو اس کا عکس ہے۔ جب کہ عکس کا دیکھنا بسا اوقات عورت کو دیکھنے سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے کیونکہ حقیقی عورت کو دیکھنے میں ذرا خوف ہوتا ہے کہ کہیں وہ ناراض نہ ہو جائے لیکن فوٹو دیکھنے میں اس خدشے کی صورت نہیں اس لیے اس میں تو آدمی دیر تک دیکھ سکتا ہے۔

لہٰذا ایسے رسائل، جرائد اور جو مخرب اخلاق ہوں ان میں سے بچنا ضروری ہے کہ جن میں ایسی تصویریں ہوں جو اخلاق کے اعتبار سے گری ہوئی ہوں۔

جو چیز دل میں بسی ہوئی ہوتی ہے وہی چیز سامنے آتی ہے۔ کسی بھوکے سے پوچھو کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں تو بتائے گا چار روٹیاں۔ افسوس ہے کہ ہماری آنکھیں نرگس (پھول) کی جگہ

ہوتی ہیں، شاید ان کی نگاہ نہیں تھی افسوس ہماری آنکھیں غلاظت ہی پر پڑتی ہیں، یہ چنبیلی اور گلاب کیوں نہیں دیکھتیں۔

بدنظری کے نقصانات

نقصان 1

عبادت کی حلاوت کا ختم ہونا

بدنظری سے عبادت کی حلاوت ختم ہو جاتی ہے اور عبادت بے لذت بن جاتی ہے۔

نقصان 2

جسمانی نقصان

بدنظر لعنت حدیث رسول خدا سے دور ہو جاتا ہے (لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ) یعنی اس سے دلوں پر ظلمت چھا جاتی ہے اور اس کی حسرت چھا جاتی ہے کہ شخص کبھی اگر ناجائز حسن و صورت سے تو سیری نہیں ہوتی۔

شہر مدینہ منورہ اور تپتی دھوپ میں ایک جوان عورت گزر رہی تھی۔ ایک مسلمان مرد نے اسے دیکھنے میں کھو گیا اور پیچھے چل پڑا اسی حالت میں کہ پیشانی دیوار سے نکلی ہوئی کسی چیز سے ٹکرا گئی اور اس کا چہرہ زخمی ہو گیا اور اس سے خون بہنے لگا۔ اسی حالت میں رسول اکرم کی خدمت میں آیا اور ماجرا بیان کیا۔ چنانچہ اس موقع پر سورہ نور کی وہ آیات نازل ہوئیں جس میں مرد اور عورت کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ہوا۔

نقصان 3

عمر میں کمی

جیسے جیسے عمر بڑھتی ہے۔ شہوت تو کمزور ہو جاتی ہے لیکن حرص بڑھ جاتی ہے اور نفس کے مقابلے میں طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ تقویٰ کمزور وقت میں اور کمزور ہو جاتا ہے۔

نقصان 4

شرم و حیا کا ختم ہونا

کیونکہ وہ گھر میں بیٹھ کر بیٹیاں، مرد و عورت سب ساتھ مل کر ٹی وی دیکھتے ہیں تو لامحالہ

شرم و حیا، ادب و لحاظ ختم ہو گئے ہیں۔

نقصان ۵

جرائم میں اضافہ

باقاعدہ "Research" سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انٹرنیٹ، ٹی وی سے متاثر ہو کر جرائم، جیسے ڈاکے، نقب زنی اور مجرمانہ حملے ہوتے ہیں۔ باقاعدہ Statistics جمع کی گئی ہیں کہ بچے بالغ ہونے تک کتنے سین دیکھ چکا ہوتا ہے، اور جرائم پیشہ لوگوں نے خود اپنی تحقیقات میں اس کا اقرار کیا ہے کہ ہم کو یہ چیزیں ٹی وی پر دیکھ کر عملی طور پر کرنے کا شوق ہوا ہے۔

نقصان ۶

بدنظری کے طبی نقصانات

(۱) مثانہ کمزور ہو جاتا ہے۔

(۲) پیشاب کے بعد قطرے آتے رہتے ہیں اور وضو میں مشکل ہوتی ہے۔

(۳) کثرت احتلام کی شکایت ہو جاتی ہے۔

(۴) دماغ کی کمزوری، دل کا کمزور ہونا اور گھبراہٹ۔

(۵) سبق یاد نہ ہونا اور جلد بھول جانا۔

(۶) کسی کام میں دل نہ لگنا، غصہ کا زیادہ آنا۔

(۷) نیند کا کم ہونا۔

(۸) ارادہ کا پست ہو جانا۔

نقصان ۷

بدنگاہی کا دنیاوی عذاب

دوسرے تمام گناہوں اور بدنگاہی کے گناہ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ دیگر تمام گناہ تو انجام دینے کے بعد لذت ختم ہو جاتی ہے، بس رنج رہ جاتا ہے مگر بدنگاہی ایسا گناہ ہے کہ جب یہ صادر ہوتا

ہے تو اور زیادہ تقاضہ پیدا ہوتا ہے اور دیکھو۔ آدمی کمزور ہوتا جاتا ہے، بیماری ہو جاتی ہے، پانی پیتا ہے پیاس بجھ جاتی ہے۔ مگر یہ بدنظری ایسی بلا ہے کہ اس سے سیری نصیب نہیں ہوتی، مرض ایسا عذاب بن جاتی ہے جس سے چھٹکارا پانا مشکل ہو جاتا ہے۔

نقصان ۵

اعضاء کی بدفعلی

نامحرم کی طرف بری نگاہ ڈالنا آنکھوں کا زنا قرار دیا گیا ہے۔ شہوت انگیز باتیں سننا کانوں کا زنا ہے۔ زبان سے نامحرموں سے بیہودہ گفتگو زبان کا زنا ہے۔ اسی طرح ہاتھ سے چھونا اور پاؤں سے اس کی طرف چل کر جانا پاؤں کا زنا ہے۔

اعضاء کی سرحدوں کی حفاظت کی جائے تو مرکز دل بھی محفوظ ہوگا۔ جس ملک کا بادشاہ محفوظ نہیں اس کا بیڑہ وزیر بھی محفوظ نہیں ہوتا۔

نقصان ۶

انبیاء کے قتل میں حصہ

کتاب ... میں نقل ہوا ہے کہ شہوت انگیز نگاہ سے دیکھنا ایسا ہی ہے جیسے اس نے ۶۰ مرتبہ نبی کو قتل کیا ہے (نعوذ باللہ)

جامع الاخبار میں رسول خدا سے مروی ہے کہ ”جو شخص اپنی آنکھوں کو حرام سے پر کرے تو قیامت کے دن خدا اس کی آنکھوں کو آگ سے بھر دے گا۔

رسول خدا فرماتے ہیں: قیامت کے دن ہر آنکھ روئے گی سوائے تین آنکھوں کے۔ ایک وہ آنکھ جو خوف خدا میں روئے۔ ایک وہ آنکھ جو نامحرموں پر نہ پڑے اور ایک وہ آنکھ جو خدا کیلئے شب بیداری میں جاگتی رہے۔

نقصان

بار بار نگاہ مزید گناہوں کا باعث بن جاتی ہے

اگر آنکھوں کو بار بار غلط استعمال کیا گیا تو پھر نامحرموں کو دیکھنے کی چاہت بڑھے گی۔ کیونکہ ایک نافرمانی دوسری نافرمانی کا سبب بن جاتی ہے۔ جیسے ایک نیکی دوسری نیکی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ بار بار دیکھتے رہنے سے قوت کمزور پڑتی جاتی ہے اور پھر بچنا مشکل ہو جاتا ہے اور تمام وقت ہی گناہوں میں ملوث رہتا ہے۔ جیسے گاڑی ڈھلوان پر ہو تو پھر گاڑی خود ہی چلی جاتی ہے۔

بار بار بدنگاہی کرنا عشق میں مبتلا کر دیتی ہے۔ ایک پودے کا نام بھی عشق پیچاں ہے جس درخت کو لپٹ جاتا ہے تو وہ مرجھا اور خشک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح عشق مجازی ہے عاشق کی دنیا آخرت دونوں تباہ و برباد کرتا ہے اور پھر تھوڑے دنوں میں معشوق بھی بے رونق ہو جاتا ہے۔

گیا حسن خوبان دلخواہ کا

ہمیشہ رہے نام اللہ کا

یہ عشق مجازی ہمیشہ بیوقوف لوگوں کو ہوا کرتا ہے۔

نقصان

ترکِ عبادات

بدنگاہی سے طاعات و نیکی اور عبادات سے رفتہ رفتہ رغبت ختم ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ ترک کی نوبت آ جاتی ہے اور خدانخواستہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ پھر عبادت و آخرت کی پرواہ ہی نہیں رہتی ہے۔

نقصان

دل کی تاریکی

اگر کمرے کے دروازے کے پاس کوئی آدمی کھڑا ہو جائے تو کمرے کے اندر اندھیرا ہو جاتے ہیں

وہ دوبارہ مشکل سے ہرے بھرے ہوتے ہیں۔ سال بھر تک پانی دینے کے بعد ہی جا کر تازگی آتی ہے۔ اسی طرح ذرا سی بات سے تعلقوں میں دوری پیدا ہو جاتی ہے اگر کسی بدنظری میں مبتلا ہو جائے تو دشمن کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ قلب میں دوبارہ ایمانی حرارت کے بحال ہونے میں بہت وقت لگتا ہے۔ بدنگاہی کی ظلمت بہت مشکل سے دور ہوتی ہے اور بہت توبہ، استغفار، گریہ و زاری اور بار بار حفاظت نظر کے اہتمام کے بعد کہیں جا کر قلب دوبارہ حیات ایمانی پاتا ہے۔

خدا اور رسول نے شیطان کو ہمارا کھلا دشمن قرار دیا ہے۔ آپ بتائیے کہ آپ کا دشمن اگر آپ کو مٹھائی پیش کرے تو آپ اسے فوراً قبول کر لیتے ہیں یا فوراً سمجھ جاتے ہیں کہ ضرور کچھ گڑبڑ ہے یعنی اس میں زہر ملا ہوا ہوگا۔ لیکن افسوس ہمارا کھلا دشمن ہمیں بدنگاہی کی مسموم لذت پیش کرتا ہے اور ہم اسکو فوراً قبول کر لیتے ہیں۔ حالانکہ اس کا یہ لذت پیش کرنا ہی حقیقت میں اس کا مکر ہے۔ بدنظری کے بعد حسرت کا عذاب تو الگ ہے دنیا میں بھی ذلیل ہونا پڑتا ہے۔

نقصان ۱۲

روز آخرت کا عذاب

رسول خدا فرماتے ہیں: جو شخص بھی نامحرم عورت (لذت کے ارادے سے) کو دیکھے گا تو بروز قیامت اس کی دونوں آنکھوں کو آتش کی سلاخوں سے داغا جائے گا۔ پھر حکم خدا سے اس کو آتش دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (جامع الاخبار)

رسول خدا فرماتے ہیں: جو شوہر دار عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور مرد کو نظر بد (لذت سے) دیکھے تو خدا کا غضب اس پر شدید نازل ہوتا ہے۔ (بحار جلد ۱۰۳)

حضرت علی فرماتے ہیں: ایک نابینا شخص حضرت فاطمہ کے دروازے پر آیا اور اندر آنے کی اجازت چاہی، بی بی فاطمہ پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ حضور نے بی بی سے دریافت کیا کہ آپ پردے میں کیوں گئیں وہ نابینا ہے تمہیں نہیں دیکھ سکتا۔ بی بی نے جواب دیا اگر وہ مجھے نہیں دیکھ سکتا تو میں تو اسے دیکھ سکتی ہوں اور وہ سونگھ

ہے کہ وہ میرے حسن سے بھیگو ہے۔ رسول اکرمؐ نے یہ بات سنی تو نہایت خوش ہوئے اور فرمایا

اشهد انک بضعة منی

گواہی دیتا ہوں کہ تم میرا ایک ٹکڑا ہو۔ (حوالہ دار قطنی)

حفاظت نظر پر خدا کے انعامات

فائدہ نمبر ۱: حلاوت ایمانی

رسول خدا کا ارشاد گرامی ہے کہ

جو کوئی مسلمان کسی عورت کے حسن کی طرف پہلی مرتبہ دیکھے اور پھر اپنی نظر کو جھکا لے تو خداوند تعالیٰ اس کو ایسی عبادت کی توفیق مرحمت فرمائے گا جس کی حلاوت وہ محسوس کرے گا۔

علماء فرماتے ہیں کہ اگر نامحرم پر نگاہ ڈالی جائے تو اس کا سب سے بڑا نقصان یہی ہوتا ہے کہ عبادت کی حلاوت ختم ہو جاتی ہے۔

حدیث قدسی میں ہے کہ جو شخص بھی دو جہاں کے مالک کے، میرے خوف سے اپنی نظر کو (نامحرم سے) پھیرے گا بدلے میں اسے ایسا ایمان دوں گا جس کی لذت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ **یجد حلاوته فی قلبه**

نامحرم سے عشق کرنا عشق نہیں بلکہ فسق ہے

مولانا رومؒ فرماتے ہیں کہ کسی فانی رنگ و صورت سے عشق کرنا دراصل عشق نہیں بلکہ فسق ہے یہ سب فسق ہے کیونکہ مرنے کے بعد یہ حسن ختم ہونے والے ہیں اس لیے سب عشق سہ چوری ہے۔ اگر حسن ڈھل جائے تو سب عشق ناک کے راستے نکل جائے۔

شیخ سعدیؒ نے بھی اپنے اشعار میں عشق کا ایک واقعہ نقل کیا ہے جب عشق بازی کی بیماری عام ہوئی تھی تو سعدی کی طرف سے قصہ جوش کا حوالہ دیا کہ لوگ روٹی کے غم میں عشق بازی سب بھول گئے۔

یہ جہاں قطرہ ساقی شہید عشق
کہ دید سوختہ دوش زدند عشق

حلاوتِ ایمان کی نشانی

جو شخص اللہ کی یاد میں مست رہتا ہے وہ مخلوق کی عیب جوئی نہیں دیکھتا، عیب اپنے اسے دو دیکھتا ہے، نیکی کو نہیں دیکھتا، نیکی کی توفیق دینے والے کو دیکھتا ہے۔ دولت کو نہیں دیکھتا، جس نے مالداروں کو مال دیا ہے اس مالک کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ غرض وہ ساری کائنات سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ ساری کائنات اس کی نگاہوں سے گر جاتی ہے۔ چاند سورج جیسی شکلوں کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا اور نامحرموں سے نظر بچانے کی اسے توفیق ہو جاتی ہے۔ لیکن رحمت کے بھروسے پر گناہ کرنا بڑی بے حیائی اور بے شرمی کی بات ہے اور شرافت کے خلاف ہے۔ اب خود فیصلہ کر لیں کہ ہم شریف بننا چاہتے ہیں یا بے غیرت۔ جو نفس سے مغلوب ہو کر بار بار گناہ کرتا ہے وہ شریف انسان نہیں ہے کیونکہ انسان کا نفس خود ایک غنڈہ ہے اگر غنڈہ ہو تو انسان کیوں اتنی نصیحتیں رکھنے کے باوجود بار بار گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ جب تک نظر بچانے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے، خدا سے محبت اور آپ کی محبت کا دعویٰ باطل رہے گا۔

ایمان کی مٹھاس کی پانچ علامات بتائی گئی ہیں

(۱) طاعات میں لذت محسوس کرنا

(۲) ذکر و طاعت کو تمام خواہشات نفسانی پر ترجیح دینا۔

(۳) اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے مشقت و ذلت خوشی خوشی برداشت کرنا۔

(۴) مصائب سے تنگ نہ ہو جانا۔

⑤ ہر حال میں خدائے تعالیٰ کی تقدیر کے فیصلے سے خوش رہنا، تنگی، فراخی، صحت، مرض، خوشی، غمی ہر حال میں سچے دل سے راضی رہنا۔

اب کوئی شخص یہ کہے کہ نگاہوں کو بچانا تو بڑا مشکل ہے کیونکہ ہر طرف بے پردگی اور عریانی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مشکل ضرور ہے مگر اس کی حلاوت ایمانی کی نعمت ملتی ہے۔ نظر بچایئے اور حلاوت ایمانی لے لیجئے۔ مشکل سے تو یہ حلاوت بھی تو مل رہی ہے۔ جب اللہ والے آنکھوں کی حفاظت کرنے والی قوت مانگتے ہیں تو ایمان کی حفاظت کی ہے۔

حلاوتِ ایمانی کا وعدہ کیوں کیا گیا؟

نظر کی حفاظت پر حلاوتِ ایمانی کا ہی وعدہ کیا گیا جبکہ بہت سی دوسری بڑی بڑی عبادات پر یہ وعدہ نہیں کیا گیا اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ نظر بچانے سے دل کو تکلیف ہوتی ہے اور دل جسم کا بادشاہ ہے اور جب بادشاہ کو حزن ہو جب تو اس کی مزدوری دینی چاہیے۔ نظر بچانے سے جسم کو تکلیف نہیں ہوتی لیکن دل تڑپ جاتا ہے لہذا بادشاہ کی محنت پر انعام بھی عظیم عطا فرمایا گیا۔

روایت میں لفظ حلاوت کی ایک وجہ یہ ہے کہ نظر بچانے میں تلخی و اتنی کڑواہٹ محسوس ہوتی ہے۔ لہذا اس کڑواہٹ کا علاج حلاوت (مٹھاس) ہے۔ کڑوی چیز کے بعد میٹھی چیز کی خواہش ہوتی ہے۔ حضور اکرم نے اپنی امت پر کرم فرمایا۔ جو مسلم نے کڑواہٹ برداشت کی تو آپ کا مقصد یہ ہے کہ ایمان کی حلاوت ملنی چاہیے۔ یہ رحمت عالمین کا فیض ہوتا ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے کسی عالم کے سامنے بد نظری کے سلسلے میں شیطان کا شکوہ کیا اور کہا یہ عادت کچھ پختہ ہو گئی ہے کہ چھوٹتی نہیں ہے۔ عالم نے پوچھا کہ کیا تجھے دیکھنے سے دل کو تسکین ملتی ہے یا پریشانی رہتی ہے۔ اس نے کہا دیکھنے پر تو چند منٹ کی مسرت رہتی ہے، اس کے بعد پریشان رہتا ہوں اور دیکھنے کے بعد کئی دن تک بے چینی رہتی تو عالم نے فرمایا کہ

اب آپ خود فیصلہ کر لیجئے کہ کئی دنوں کی مصیبت بہتر ہے یا چند منٹ کی تکلیف۔

فائدہ نمبر ۱: قرب خداوندی کی دولت ملے گی

حدیث قدسی میں ہے کہ خدا فرماتا ہے انا عند المنکسرۃ القلوب

کہ میں ٹوٹے ہوئے دلوں کے قریب ہوں

مخلص کو بدنگاہی سے بچنے میں اپنی آرزو ٹوٹنے سے دل ٹوٹ جاتا ہے اور اس عمل سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے جو شب بیداری، نوافل اور اذکار سے بھی حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔

نہ مسجد میں نہ خانقاہ میں ہے
جو تجلی دل تباہ میں ہے

فائدہ نمبر ۲: شہادت معنوی عطا ہوگی

مومن کو بری نگاہوں کی حفاظت کرنے والے جہاد بالنفس کی برکت سے شہادت معنوی عطا ہوتی ہے۔ جیسا کہ بعض روایات سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بعض اولیاء صالحین بھی اس فضیلت میں شہداء کے ساتھ شریک ہیں۔ لہٰذا مجاہدہ نفس، جو جہاد اکبر ہے اس میں مرنے والے کو بھی معنوی شہید سمجھیں گے۔

تیرے غم کی تیغ سے ہوں میں قتل
شہادت نہیں میری ممنون خنجر

فائدہ نمبر ۳: روحانی ترقی ملے گی

صاحب حزن خدا کا راستہ جس تیزی سے طے کرتا ہے وہ غیر صاحب حزن نہیں کر سکتا لہٰذا جب مومن بری نگاہ کو بار بار بچاتا ہے تو نفس کو بہت غم ہوتا ہے اور اس غم کی برکت سے وہ روحانی ترقی کے مدارج تیزی سے طے کرتا ہے۔

فائدہ نمبر ۵ : نورِ شفا باطن میں داخل ہونا

جب خدا کی تجلی کوہِ طور پر ہوئی تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا جس کے متعلق مولانا روم نے فرمایا کہ وہ غلبہ شوق سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تا کہ تجلی اس کے باطن میں بھی داخل ہو جائے۔

پس جب مومن محسوس و بے ہودہ خواہشوں سے بچنے کی مشق کرتا ہے اور ان کی لذت لینے سے روکتا ہے تو یہ کام نفس پر بہت ناگوار گزرتا ہے اور دل مجاہدات کے صدمے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور خدا کا نور اس کے دل کی گہرائی میں داخل ہو جاتا ہے اور یہ بہت بڑا انعام ہے۔

فائدہ نمبر ۶ : جہادِ اکبر کا ثواب حاصل ہونا

کافروں کی تلوار سے تو ایک مرتبہ شہادت نصیب ہوتی ہے اور یہ جلد ختم ہو جاتا ہے اور نفس کے ساتھ مجاہدات میں ایک عمر بھر لڑائی ہوتی ہے جس کی بنا پر حضور نے کافروں سے جہاد کو جہادِ اصغر اور نفس سے جہاد کرنے کو جہادِ اکبر فرمایا ہے۔

جہادِ اصغر میں جب مومن شہید ہوتا ہے تو اس کا خون بہتا ہے تو وہ سب کو نظر آتا ہے لیکن خواہشات نفسانی کی گردن پر مجاہدہ کی تلوار سے جو جو شہادت ملتی ہے یہاں تک کہ اس خون کو سوائے پروردگار عالم کے کوئی نہیں دیکھتا یعنی یہ تمام زخم (خونِ دل) اگرچہ مخلوق خدا کی نگاہ سے پوشیدہ ہیں مگر حق تعالیٰ کے علم میں ہے کہ بندہ اپنے معبود کی رضا میں کس قدر بے چین رہا ہے اور زخم پر زخم کس طرح کھا رہا ہے اور جیسے کہ یہ زخم میدانِ حشر میں آفتاب سے زیادہ چمکتے ہوئے صورت میں روشن ہوں گے۔

فائدہ نمبر ۷ : نورِ ہدایت جذب کرنے کی صلاحیت پیدا ہونا

مجاہدات سے دل پر سکون ہوتا ہے اور ایسے دل میں نورِ ہدایت کو جذب کرنے کی صلاحیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر صرف عقل کی مدد سے ایمان کامل کی دولت ملتی تو حضور نفس پر مجاہدہ کی تکلیف

نہیں واجب کرتا۔

والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا (سورۃ عنکبوت آیت ۶۹)

خوب جو ہمارے راستے میں کوشش اور تکلیف اٹھاتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھا دیتے ہیں۔

فائدہ نمبر ۸: جنت ملنا

جب بندہ مومن بے شمار نفسانی خواہش پر اللہ تعالیٰ کے خوف سے صبر کرتا ہے تو اس کے دل میں تقویٰ کا نور پیدا ہوتا ہے جو اسے جنت میں لے جائے گا۔

وأما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي المأوى ○

(سورۃ والنازعات آیت ۴۰،۴۱)

جو شخص اپنے نفس کو بری خواہشات سے پاک رکھتا ہے اس خوف سے کہ اسے ایک دن حق تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر جواب دہ اور مسئول ہونا ہے تو ایسے شخص کا ٹھکانہ جنت ہو گا۔

فائدہ نمبر ۹: چہرے پر رونق اور نور حاصل ہونا

بدنگاہی سے آنکھوں میں بے رونقی اور ظلمت پیدا ہو جاتی ہے جس سے چہرہ بے رونق اور بے نور معلوم ہوتا ہے اور بے حیائی پیدا ہوتی ہے جبکہ متقی بندوں میں غیرت مندی، آنکھوں میں ایک خاص چمک پیدا ہوتی ہے اور چہرہ پر نور ہوتا ہے۔

فائدہ نمبر ۱۰: فہم و عقل اور فراست نصیب ہونا

متقی بندوں کو آنکھوں کی حفاظت کرتے کرتے ایک خاص نورانی روحانی قوت عطا ہوتی ہے کہ بقول عارف باللہ کے اگر متقی کامل ہو اور وہ بے حیا نامحرموں کی آنکھیں اور بے رونق چہرے اور زرد رنگ آپ جانتے ہیں کہ وہ اپنی شعاع بصر پر حکومت کرے گا اور ان کو دیکھنے نہ دے گا مگر وہ متقی سالک جو احتیاط کرتا ہے کہ جس کی نگاہ سے شعاع بصر کو محفوظ رکھے گا۔ آنکھیں بھی ہوتی ہیں مگر پوری طرح چھا جاتی ہیں۔ جس طرح کسی پر کسی کا مقصد ہو تو اسے سامنے دیا

دھندلی اور بے رونق نظر آتی ہے۔ بدنگاہ والوں کو بھی قیامت کے فیصلے کا خوف پہلے سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

فائدہ نمبر ۱۱ : ایمان میں ترقی ہوگی

جب تک خواہشات نفس میں گناہ اور حرام میں ایمان تازہ رہے گا کیونکہ خواہشات نفس بے جا کے دور ہونے کے لیے ایمان قوی ہوتا ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ جتنا زور سے زمین پر گیند کو اسی قدر اوپر بلند ہوتی ہے اسی طرح نفس کو اس کے مرغوب تقاضے کے وقت جس قدر زور سے دبائے گی اسی قدر خدا کی طرف سے بلندی و قرب عطا ہوگا۔

فائدہ نمبر ۱۲ : شیطان کا ایک دروازہ بند ہو جائے گا

بدنظری سے حفاظت کے باعث فطری طور پر شیطان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ بند کر دیا جاتا ہے۔

فائدہ نمبر ۱۳ : حوروں کا مہر ادا ہو جائے گا

حفاظت نظر جنت کی حوروں کا مہر ہے۔

فائدہ نمبر ۱۴ : لذت عبادت ملے گی

حفاظت نظر کی وجہ سے معاشرت و لطف حاصل ہوتا ہے۔ عارف ایسے شخص سے جو بدنگاہی کرتا ہے اس کو لذت صرف اجنبیہ سے ملتی ہے۔ کیونکہ آنکھیں جن چیزوں سے مانوس ہو جاتی ہیں دل بھی انہی چیزوں سے مانوس ہو جاتا ہے۔

فائدہ نمبر ۱۵ : وسعت رزق اور اولاد کی خوش نصیبی ملے گی

حفاظت نظر سے رزق میں وسعت اور اولاد کی خوش نصیبی نصیب ہوتی ہے جب کہ بدنظری سے رزق کی تنگی اور اولاد کی بد نصیبی جیسی بلائیں لاحق ہوتی ہیں۔

فائدہ نمبر۱۶ : نیکی و عبادات کی توفیق ملتی ہے

حفاظت نظر سے دل کو عبادت کی توفیق نصیب ہوتی ہے جب کہ بسا اوقات بد نظری سے عبادت کی توفیق بھی چھن جاتی ہے جو بڑی مصیبت ہے۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (سورۃ الذاریات، آیت ۵۶)

جن اور انسان کو ہم نے عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔

فائدہ نمبر۱۷ : آنکھیں روز قیامت رونے سے محفوظ رہیں گی

رسولؐ خدا فرماتے ہیں

تمام آنکھیں قیامت کے دن روئیں گی مگر وہ آنکھ جو خدا کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے بند رہے اور وہ جو خدا کی راہ میں جاگتی رہے اور وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے روئے گو اس میں آنسو صرف مکھی کے سر کے برابر ہی نکلا ہو۔

فائدہ نمبر۱۸ : قوت حافظہ میں اضافہ ہوگا

کیونکہ نامحرموں کی طرف نظر کرنا قوت حافظہ کیلئے مہلک ہے لہٰذا حفاظت نظر سے حفاظت حافظہ بھی ہوتی ہے۔

فائدہ نمبر۱۹ : فراستِ ایمانی حاصل ہوتی ہے

جب مومن یا مومنہ بدنگاہی سے خود کو بچاتے ہیں اور اس بچانے کی مشقت کو برداشت کرتے ہیں اور قلب کو بھی حسینوں کی لذت لینے سے روکتے ہیں تو ان کا نفس پر سخت ناگوار ہوتا ہے اور ان مجاہدات کے صدقات سے قرب نصیب ہوتا ہے اور اتقیا کے دل میں حق تعالیٰ کا نور تجلی میں داخل ہوتا ہے۔

مولا علیؑ فرماتے ہیں اے لوگو جن حسینوں کے بالوں کو تم دیکھ رہے ہو

آخری انجام سنایا گیا کہ جب وہ بوڑھی ہوئی تو پھر کسی نے بیٹھے منہ بھی بات نہ کی معلوم ہوئی۔

جو محبت شہوت اور حسن کے لیے ہوتی ہے اس کا انجام ہمیشہ عداوت اور نفرت ہوتا ہے۔ رات دن ایسے تجربات روز کا مشاہدہ ہیں کہ تھوڑے دنوں میں ان کے عشق کے جذبات ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ مرجھانے والے پھولوں سے دل لگانے والوں کو ایک دن صدمہ اٹھانا پڑتا ہے۔ یہ تو صرف عاشقانِ حق کا مقام ہے کہ ان کا عشق روز بروز بڑھتا ہی رہتا ہے۔

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ

ان کی تو ہر دن ایک نئی شان ہوتی ہے

اور جوانی بہار ہے وہ دیکھتے ہی دیکھتے ڈھل جاتی ہے۔

کسی خاکی پہ مت کر خاک اپنی زندگانی کو

جوانی کر فدا اس پر کہ جس نے دی جوانی کو

فائدہ نمبر ۲: ایمان کی روشنی میں اضافہ

مولانا روم فرماتے ہیں کہ چراغ کی بتی پر جب گل آجاتا ہے تو اس کو قینچی سے کاٹ دیتے ہیں جس سے روشنی اور بڑھ جاتی ہے اسی طرح اللہ کی نافرمانی کی ہر بری خواہشات کو اگر اللہ تعالیٰ کی محبت کی قینچی سے کاٹتے رہو گے تو تمہارے ایمان کی روشنی اور بڑھتی رہے گی۔ نظر کی حفاظت کرنے سے نفس کی حرام خواہشات کی گردن پر اللہ کی محبت کی تلوار چلا کر دیکھو کہ ایمان کہاں سے کہاں پہنچتا ہے۔

بد نظری کا علاج

علاج نمبر ۱: مقامات بدنظری سے دوری

زیادہ سے زیادہ مومن ایسی جگہوں سے بچے جہاں نامحرم عورتوں پر نگاہ پڑ سکتی ہو اس سے

رسول خدا کا ارشاد گرامی ہے۔ ایاکم والجلوس بالطرقات۔ راستوں پر بیٹھنے سے بچو
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کام کاج کے لئے تو وہ ضروری ہے۔ تو آپ نے فرمایا اچھا تو
راستوں کے حقوق ادا کرتے رہو۔ صحابہ نے عرض کیا وہ کیا ہیں؟
تو آپ نے فرمایا یہ ہیں۔

۱۔ غض البصر — نگاہیں نیچی رکھو

۲۔ وکف الاذی — کسی کو تکلیف نہ دو

۳۔ ورد السلام ۔۔۔۔ سلام کا جواب دو

۴۔ والامر بالمعروف والنہی عن المنکر — نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو

جب کسی کو ٹھہرنے کے لئے راستوں میں رکنا پڑتا ہے تو پسندیدہ قرار دیا ہے اور یہ بھی بہتر ہے کہ سب سے آخر میں بازار میں داخل ہو اور سب سے پہلے نکلے۔

اس کے مناسب ہے کہ وہ جوان آج کل گلی کوچوں اور نوجوانوں کے جلسے میں جو خوشبو پھیلاتے ہیں ان سے اجتناب کریں کیونکہ ان سے بدنظری اور عشق بازی جیسے حرام فعل کے ارتکاب کا امکان قوی ہوتا ہے۔

درس نمبر ۱۴: ہر وقت نفس اور شیطان سے مقابلے کے لئے تیار رہیں

اور جب بھی نفس نامحرم کو دیکھنے کو کہے اس کی مخالفت کرے اور نہ دیکھے اسی طرح بار بار نفس کی مخالفت کرنے سے اس کا تقاضا ختم ہو جائے گا یا کمزور ہو جائے گا۔

قصیدہ بردہ میں ایک شعر ہے کہ

نفس مثل بچہ ہے اگر دودھ پینے کی عادت چھڑاؤ گے تو چھوڑ دے گا ورنہ چھوڑ دو گے تو یہ دودھ پیتے پیتے جوان ہو جائے گا۔

طریقہ نمبر۷: خدا سے مدد مانگا کریں

خدا سے رو رو کر توفیق طلب کرے کہ پروردگار مجھ کو ان دشمنوں سے پناہ دے کیونکہ تیرے سوا کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے ورنہ سخت نقصان اٹھاؤں گا اور اس کی حفاظت یقیناً خدا کے لیے کوئی مشکل نہیں۔

طریقہ نمبر۸: تنہائی کس قدر مضر ہے

جو آدمی اس بیماری سے بچنا چاہتا ہے وہ کبھی خلوت و تنہائی میں نہ رہے ہاں کوئی عبادت، تلاوت و ذکر یا مطالعہ کرنا یا کسی تعمیری کام میں مصروف رہنا ہو، ورنہ فارغ ہونے کے بعد بھی تنہائی میں رہنے سے شیطان اس میں گندے خیالات کے سمندر اور خواب اٹھانا شروع کر دے گا اس لیے مصروف رہنا گناہوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ نوجوانوں کو خوب مصروف رہنا چاہیے خالی نہ بیٹھیں۔ خدا کے نیک بندے البتہ اس خلوت سے خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔

حدیث میں ہے کہ ”بُرے ساتھی سے تنہائی بہتر ہے اور نیک ساتھی تنہائی سے بہتر ہے“

اس آدمی کو دیکھنا چاہیے جس نے دل دیا ہے اسے اہل اللہ وہی دل بھی کہتے ہیں۔ اہل دل اصل میں وہ ہے جو اپنا دل خدا کو دے دے۔ جس نے یہ دل خدا کو دے دیا اس کو جو حلاوت عطا فرماتا ہے۔ حلاوت ایمانی کا علاج نہیں ہے۔ جو اپنے دل کو بدنظری سے بچائے گا وہ ایمان کی حلاوت اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔

طریقہ نمبر۹: بُرے تقاضوں پر عمل نہ کریں

بعض لوگوں کی طبیعت کی گندگی دیر تک نہیں جاتی تو وہ پریشان ہوتے ہیں کیونکہ طبیعت کی گندگی اور بُرے تقاضوں پر صبر ہی نہ ہوگا بلکہ مجاہدہ کا ثواب ملے گا۔ بُرے تقاضے پر جب تک عمل نہ کرے تو گھبرانے کی بات نہیں ہے چاہے تمام عمر مجاہدہ کی تکلیف رہے۔ نفس دراصل مجاہدہ سے ختم ہوتا ہے۔ اس لیے اس کی تکلیف کا خیال نہ کرے اور اپنے دل کی آرزو توڑے بغیر نفس

خود توڑ دے۔

مثنوی مولانا روم میں ہے کہ سلطان محمود نے ارکان سلطنت و نائب حاجب اور بیش قیمت موتی کو پتھر سے توڑنے کا حکم دیا سب نے انکار کر دیا کہ یہ قیمتی موتی جو دربار شاہی میں نادر اور بے مثال ہے توڑنا مناسب نہیں۔ ایاز کو حکم دیا اس نے فوراً توڑ دیا اور جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا۔

گفت ایاز اے مہتران نامور

امر شاہ بہتر بقیمت یا گہر

(حضرت شاہی حکم زیادہ قیمتی ہے یا موتی)

طریقہ نمبر ۲: نگاہ بچانے کی مشق کریں

صرف مشق کرنے کی عادت آنکھوں کو ایسی ہو کہ جیسے ہی کوئی نامحرم آنکھوں کے سامنے آئے فوراً نگاہیں جھک جائیں۔

کیونکہ خدا نے آنکھوں میں یہ قدرتی قوت دی ہے کہ ان کو بند نہیں کرنا پڑتا جیسے ہی کوئی مضر چیز ان کے سامنے آتی ہے آنکھ خود بند ہو جاتی ہے۔ ان کو خود بند نہیں کرنا پڑتا۔ اس کا تجربہ یوں ہو جاتا ہے کہ ایک بہت چھوٹے بچے کو دیکھیں کہ جیسے ہی اس کی آنکھوں کی طرف ہاتھ یا کوئی چیز لے جائیں تو فوراً بند ہو جاتی ہے حالانکہ اتنے چھوٹے بچے کو آنکھ بند کرنے کی تمیز نہیں۔

اب اس Reflex Action کا تقاضا یہ ہے کہ جو چیز قلب کو نقصان دیتی ہے اور محبوب حقیقی کو ناراض کرتی ہے اس سے بھی آنکھیں فوراً خود بند ہو جائیں۔ یہ بات بھی خدا کے کرم کے خلاف ہے کہ جو چیز جسم کے لئے مضر ہو اس سے بچنے کے لئے تو آنکھوں میں یہ فطری طور پر خودکار اپنے تحفظ کا نظام ہو اور جو چیز روح کے لئے مضر ہو اس سے حفاظت کے لئے آنکھوں میں از خود بند ہونے کی استعداد نہ ہو۔

خدا نے آنکھوں میں یہ استعداد بھی رکھی ہے کہ اگر ہم بے خودانہ طور پر صورتوں کی طرف دیکھ دیکھ کر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے ان قدرتی پیاری شکلوں کو دیکھیں تو یہ بینائی کو ضعیف کر دیتی ہے بلکہ توڑ دیتی ہے۔ یہ بینائی پر ظلم حرام ہو گئے ہیں اس وجہ سے ضعیف کر دو اور پھر دیکھو کہ جیسے روشنی والی چیزوں سے آنکھیں از خود بند ہو جاتی ہیں۔

طریقہ نمبر ۷: نفس کے تقاضے کو شروع ہی سے نکال دیں

کسی حسین پر نظر کا تقاضا پیدا ہوتے ہی فوراً ایک جھٹکے کے ساتھ قلب سے باہر اس تقاضے کو پھینک دو تو قدرت رکھو گے اپنے قصد و ارادہ سے اس تقاضے میں جان نہیں آئے گی اور وہ تقاضا ضعیف ہو گا۔

کیونکہ نفس کی مثال بچے کی سی ہے کہ اگر یہ کسی طرف جانے کا قصد کرے تو پہلے ہی اس کا رخ پھیرنا آسان ہوتا ہے اور اگر یہ مطلق العنان ہو جائے اور ہاتھ سے چھوٹ جائے تو اس کی روک تھام دشوار ہوتا ہے تو اگر نفس کو بھی بے مقصد چھوڑ دیا جائے تو پھر اس کا پھیرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

طریقہ نمبر ۸: ذکر اور عذاب الٰہی کا تصور کریں

تصور کے تقاضے سے بدنظری پیدا ہو اس کا طریقہ یہ ہے کہ خدا کی عظمت سے ڈر جائے، عذاب الٰہی کا تصور کیا جائے کثرت سے مراقبات کیے جائیں تو دل کا یہ چور نکلے گا۔

تصور حدیث

جب بدنظری کی طرف میلان ہو اس وقت یہ حدیث ان اللہ جمیل و یحب الجمال کے مضمون کا تصور کرنا چاہیے کہ حقیقی حسن تو حق تعالیٰ کی ذات ہے تو ہمیں ان کی طرف نظر کرنا چاہیے۔

طریقہ نمبر ۹: موت کے خوف پر دو رکعت نماز پڑھیں

جب بھی دل میں یہ خیال پیدا ہو تو کوشش کریں کہ وضو کر کے ۲ رکعت نماز پڑھیں اور توبہ کریں اور حاجات دعا کریں۔ جب بھی گناہ دل میں تقاضا پیدا ہو تو فوراً ایسا ہی کریں۔ جب ایک دن میں بہت سی نمازیں جرمانے کے طور پر پڑھنی پڑیں گی تو دوسرے دن بہت ہی کم تقاضا ہوگا اور اس طرح بتدریج نکل جائے گا ان شاء اللہ۔ جس وقت نماز پڑھنی پڑے گی تو نفس جب دیکھے گا کہ یہ تو بہت بڑی مصیبت ہوتی ہے کہ ہر وقت نماز پڑھنا پڑتی ہے تو یہ بے اوسط نہیں آئیں گے۔

طریقہ نمبر ۱۰: حوروں اور جنت کے انعامات کا تصور

وہ جنت کی حوریں جن کا قرآن مجید میں تذکرہ کیا گیا ہے ان کا اس انداز کا تصور کیا جائے جن کی تعریف قرآن مجید میں بیان کی ہے **حُورٌ مَّقْصُورٰتٌ فِي الْخِيَامِ** (سورۃ الرحمن آیت ۷۲) حوریں خیموں میں رہنے والی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت ذات کی خوبی گھروں میں رہنے میں ہی ہے۔ دوسری خصوصیت ان کی یہ بیان کی ہے۔ "**فِيهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ**" (سورۃ الرحمن آیت ۵۶) جنت کی حوریں نگاہیں نیچی رکھنے والی ہیں اور ان سے کسی نے بھی ان سے پہلے صحبت نہیں کی اور "**أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ**" (سورۃ البقرۃ، آیت ۲۵) وہ بیویاں حیض و نفاس سے پاک ہوں گی "**كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ**" (سورۃ الرحمن آیت ۵۸) گویا یاقوت و مرجان ہیں۔ تو ایسی بیویاں جو پاک وصاف ہیں حیض و نفاس کی گندگی سے دور ہیں، نگاہیں جھکی ہوئی، گھروں میں رہنے والی ہیں اور کسی جن و انس نے نہیں آج تک مس بھی کیا، خوبصورتی میں یاقوت و مرجان کی مانند ان اوصاف کا تصور کریں اور ذرا عقل کو حرکت دے کر تصور کریں ان شاء اللہ بدنظری سے حفاظت ہو جائے گی۔

طریقہ نمبر۱۱: کانوں کی بھی حفاظت کیجیے

کیونکہ مختلف طریقوں سے ذریعے شہوت ابھر سکتی ہے جیسا کانوں کے ذریعے بھی کسی قسم کی باتیں پہنچتی ہیں اس لیے جس طرح آنکھوں کی حفاظت ضروری ہے کانوں کی بھی نگہداشت ضروری ہے کہ ایسے قصے، کہانیاں یا حکایات نہ سنے، ایسے مقام پر نہ جائے کہ جہاں گانا بج رہا ہو، نامحرم عورتوں کی گفتگو سنے، بلکہ بعض فقہاء نے تو بیوی کی غیر موجودگی میں اس کے تصور سے لذت سے سوچنا بھی حرام قرار دیا تھا۔

طریقہ نمبر۱۲: راستہ چلتے وقت احتیاط کریں

راستہ چلنے سے پہلے اس کا ارادہ کیا جائے کہ راستہ چلتے وقت نامحرم پر نگاہ نہ کرے گا اور راستہ چلتے وقت اس پر سختی سے عمل کیا جائے اور راستہ ختم ہونے پر اس کا جائزہ لیا جائے کہ غض بصر کتنا نصیب ہوا یا نہیں۔

طریقہ نمبر۱۳: ذکر الٰہی میں مشغول رہیں

راستہ چلتے وقت ذہن میں تسبیح رکھی جائے اور راستے کے لیے کوئی معمول مقرر کیا جائے۔

مثلاً استغفراللہ یا لاالہ الا اللہ کا ورد کرے۔

طریقہ نمبر۱۴: اللہ کے سامنے پیشی کا تصور کریں

اگر نامحرم پر نگاہ پڑ بھی جائے تو فوراً نظر نیچی کرکے پیشی کا تصور کرنا شروع کردے اور جب تک اس کی نظر پاک نہ ہو اس کا تصور باقی رکھا جائے۔

طریقہ نمبر۱۵: قبر اور عذاب جہنم کا تصور کریں

اگر جان بوجھ کر شہوت کی نظر سے دیکھنے کا ارادہ ہو جائے تو فوراً نظر نیچی کرکے جہنم کا تصور کیا جائے اور سوچا جائے کہ اس کی سزا میں آنکھوں میں سیسہ بھرا جائے گا۔

طریقہ نمبر ۱۴: صدقہ دیں

جب بدنگاہی ہو جائے بطور جرمانہ کچھ صدقہ کریں جو نفس پر شاق ہو۔

طریقہ نمبر ۱۵: نظریں نیچی رکھنے کی عادت ڈالئے

اگر راہ چلتے وقت نگاہیں نیچی رکھ کر چلیں اور ادھر ادھر نامحرموں کو نہ دیکھیں تو گناہ سے محفوظ رہے گا۔ شیطان جب مردود ہوا تھا تو اس نے کہا تھا

لاقعدن لھم صراطک المستقیم ۝ ثم لاتینھم من بین ایدیھم ومن

خلفھم وعن ایمانھم وعن شمائلھم ۝ سورۃ الاعراف آیت ۱۶، ۱۷

میں (ان کو گمراہ کرنے کے لیے) تیرے سیدھے راستے پر بیٹھوں گا اور پھر ان کے پاس آؤں گا ان کے سامنے سے پیچھے سے دائیں سے اور بائیں سے (گمراہ کرنے کو)۔

چار سمتیں شیطان نے بتائیں دو سمتیں باقی ہیں اوپر اور نیچے۔ جو صاحب علم ہیں کہتے ہیں کہ اکثر گناہ انہیں چار سمتوں سے ہوتے ہیں نیچے کی سمت محفوظ ہے تو اوپر دیکھ کر چلیں یا نیچے دیکھ کر مگر اوپر دیکھ کر چلنے میں گر جانے یا ٹھوکر لگ جانے کا خطرہ ہے اس لئے بہتر ہے کہ ایک شق متعین ہو کہ نیچے دیکھ کر چلیں۔

طریقہ نمبر ۱۶: مسلسل کوشش کرتے رہئے، دل کی ہمت مت ہاریں

جب ہندوستان پر مسلمانوں نے قبضہ کیا تو مسلمان سپاہیوں نے ایک مندر پر دیکھا کہ ۹۰ سالہ بوڑھا برہمن پوجا پاٹ کر رہا ہے۔ سپاہیوں نے گھیر لیا اور کہا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ ورنہ اسی تلوار سے دو ٹکڑے کر دیں گے۔

برہمن نے کہا: حضور ٹھہریئے

سپاہیوں نے جب تک سانس لیا تو اس نے کہا حضور ۹۰ برس کا ارادہ دل میں سے نکلے

نکلتے ہی نگاہ کا دائرہ، دیکھتے دیکھتے نکل جائے گا؟

لہٰذا ہمت نہ ہاریں ہو سکتا ہے کہ آپ چند دن اس بدنگاہی سے چھٹکارا نہ پا سکیں لیکن رفتہ رفتہ یہ تقاضا ضعیف ہو جائے گا اور قابو میں آ جائے گا وہ اپنے محل اور موقع پر صرف ہو گا، بے موقع متحرک نہ ہو گا اور یہی مطلوب اسلام ہے۔

دل میں نامحرم کو دیکھنے کا تقاضا ہے: دیکھنے کا خیال پیدا ہو اور آپ نہ دیکھیں تو یہ کمال ہے اور یہ خیالات تو پیدا ہوتے ہی رہیں گے کبھی ختم نہ ہوں گے، بس ان کے تقاضے پر عمل نہیں کرنا ہے۔ اور خیال کرے کہ میں نامحرم پر نگاہ کا مستحق ہوں تو کون سی فخر کی بات ہے؟

ہاں، اگر عفت و پاکدامنی کا ثبوت دے تو کیا کمال ہے؟ لطف تو اسی میں ہے کہ گناہ کا وسوسہ بھی اپنے آپ دور ہو۔ لہٰذا غفلت چھوڑ دیں اور مسلسل کوشش کرتے رہیں آپ ولی صفت ہو جائیں گے۔

طریقہ نمبر ۱۵: مسلسل ذکر کیجئے

حدیث رسول میں ہے کہ ذکر مومن کا ہتھیار ہے۔

تو مسلسل ذکر ہوتے رہنے سے بدنگاہی اور دوسرے گناہوں سے حفاظت ہو گی۔ شیطان جب مسلسل ذکر کی طاقت دیکھے گا تو آپ کے قریب نہیں آ سکے گا اور اس بری عادت سے نجات ہو گی۔ آج ہی سے عمل کریں، دیکھئے کیا اثرات آپ خود محسوس کریں گے۔

انسان جب چاہے تجربہ کر لے کہ نامحرم عورت پر نگاہ ڈالنے کا تو ذکر کی حلاوت اور ذکر کی کیفیت دل میں محسوس نہ کرے گا یا بہت کم ہو جائے گی۔

طریقہ نمبر ۱۶: نامحرم سے بے تکلف بات چیت اور میل جول سے بچئے

نامحرم سے ابتدائی بات چیت بڑے گناہوں کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ بدنگاہی شریعت کی رو سے احتیاط ضروری ہے کہ کسی رشتے کی ابتداء ہو مگر حد سے آگے نہ بڑھ سکتے ہیں۔

جیسے پروردگارِ عالم نے سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۲ میں فرمایا

ولا تقربوا الزنی (زنا کے پاس بھی نہ جانا) یہ نہیں فرمایا کہ لا تفعلوا الزنی (زنا نہ کرنا)

پاس بھی نہ جانے سے سارے مقدمات زنا حرام ہو گئے ہیں مثلاً بری نگاہ کرنا، خلوت میں نامحرم کے ساتھ بیٹھنا، اس سے باتوں کا چسکا لینا وغیرہ ان مقدمات کو حرام نہ کیا ہوتا تو لوگ اس میں دیدہ دلیری سے کام لیتے اور پھر ان مقدمات میں پھنس کر بچنا مشکل تھا۔ اگر ان سب سے نہ روکا ہوتا تو وہ یہی بہانہ کرتے رہتے کہ ہم صاف دل سے دیکھتے اور باتیں کرتے رہتے ہیں کچھ برے ارادے سے نہ ہوتا۔

طریقہ نمبر ۱۱: نامحرموں سے ظاہری و باطنی مکمل دوری اختیار کرنا

جس نامحرم کی طرف جذباتی میلان ہو یا کوئی محبت و عشق ہو اس کو فوراً ترک کر دیا جائے۔ ظاہری و باطنی دوری اس سے اختیار کر لی جائے۔ ظاہری دوری یہ ہے کہ اس سے نہ ملو، نہ اس کی آواز کان میں پڑنے دو، نہ اسکو دیکھو، نہ اسکا تذکرہ کرو، نہ اسکا تذکرہ دوستوں سے سنو۔

باطنی دوری یہ ہے کہ قصداً اسکا تصور دل میں نہ لاؤ، اگر خود ہی آ جائے تو کسی کام میں لگ جاؤ اور دماغ سے جھٹک دو، اور حمد میں مشغول ہو جاؤ اور موت کے بعد کی زندگی کا سوچو ان شاء اللہ یہ جھوٹی محبت دل سے نکل جائے گی۔ اس علاج کو اختیار کرنے کو بدنظری کی ظلمت سے بچنے میں بڑا اہم عملی تجربہ کر کے مشائخ فرماتے ہیں۔

طریقہ نمبر ۱۲: نامحرم سے تنہائی میں ملاقات کرنے سے پرہیز کریں

اکثر علماء نے نامحرم کے ساتھ ایسی خلوت جس میں کوئی دوسرا نہ ہو حرام قرار دیا ہے اور وجہ یہ بتائی ہے کہ اگر نامحرم کے فتنے سے بچ بھی جائے تو بدگمانیوں اور بدگمانوں سے نہیں بچ سکے گا اور لوگ تہمت سے بدنام کرتے رہیں گے اور اگر انسان اپنے نفس کی شرارت سے بچ بھی جائے تو بھی مخلوق کے ان گمانوں سے سلامت نہیں رہ سکتا۔

بہر حال مثال مشہور ہے کہ جہاں کیچڑ زیادہ ہوتی ہے وہاں ہاتھی بھی پھسل جاتا ہے اور پھر ہر گلی کا نمبر بھی آ ہی جاتا ہے۔

طریقہ نمبر ۲۳: جلد شادی

رسول خدا نے اپنے ایک صحابی عکاف سے فرمایا

اے عکاف تم نکاح کرو ورنہ تم نقصان میں رہو گے۔ اس حدیث کے شروع میں آپ نے یہ بھی فرمایا تم میں سے سب سے برے وہ لوگ ہیں جو بغیر بیوی (شادی) کے ہیں اور عکاف کو نکاح نہ ہونے کے سبب شیطان کا بھائی فرمایا اور صالحین پر شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار عورتیں ہیں (پھر عکاف نے نکاح کر لیا)

جیسی رسول خدا کا ارشاد ہے جس شخص نے نکاح کر لیا بیشک اس نے نصف ایمان مکمل کر لیا اور باقی نصف ایمان کے لیے اللہ سے ڈرتا رہے۔

طریقہ نمبر ۲۴: نفس پہ جرمانہ مقرر کریں

مثلاً یہ کہ نگاہ اٹھ جائے پر ۲۰ رکعت نماز ادا کروں گا یا اتنا صدقہ کروں گا جو نفس پر اپنی حیثیت کے مطابق شاق گذرے۔ اتنی دیر دھوپ میں کھڑا رہوں گا اتنے دن روزے رکھوں گا اتنے دن ٹھنڈا پانی نہ پیوں گا۔ اگر مدرسہ میں ہے تو اسکی مخالفت کے خوف سے اس گناہ کو ترک کرے۔ جب نفس یہ دیکھے گا کہ ہر بار اس طرح مجھے سزا ملتی ہے اتنی نمازیں پڑھنا پڑ رہی ہیں تو پھر وہ خود مجبور کرے گا کہ یہ گناہ نہ ہو کیونکہ ہر بار جرمانہ دینا نفس پر شاق گذرتا ہے۔

طریقہ نمبر ۲۵: خدا سے رو رو کر دعا کریں کہ وہ اس گناہ سے بچالے

جس طرح بچہ اپنی ماں سے لپٹ کر رہتا ہے۔ اگر کوئی اس سے ماں کی گود چھیننا چاہے تو بچہ دونوں ہاتھوں سے ماں کی گردن کو پکڑ لیتا ہے اور اپنی پوری طاقت سے ماں سے اور چپٹ جاتا

ہے کہ کوئی اس سے جدا نہ کر دے۔ لہٰذا جب بھی گناہ کے اسباب پیدا ہوں تو اپنے قلب، جان سے اللہ کی طرف متوجہ ہو جایئے اور یاد کیجئے کہ اے اللہ مجھے پتہ ہے یہ شیطین مجھے آپ کے قرب سے دور کرنا چاہتی ہیں۔ جب بچہ چلاتا ہے تو ماں جو ان کی بڑی کاوش ہے انتہا بچہ بھی ماں کی گود سے چپک کر چھپ جاتا ہے کیونکہ ماں کمزور ہے لیکن ماں کی حفاظت کی وجہ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ اللہ سے دور کر دیں گے پھر یاد کیجئے کہ یہ مدد کی ہے۔

کہئے کہ پروردگار میری عمر کا کثیر حصہ ان خرافات میں ضائع ہو گیا میرے گناہوں سے مجھ کو نفسوں کو بچا کر آپ اپنی رحمت سے ان سب کی تلافی فرما دیجئے اور آئندہ بھی مجھے ان گناہوں میں مبتلا ہونے سے بچا لیں۔

رحمت حق آغوش میں آ جائے گی اور پروردگار کی پشت پناہی سے انشاءاللہ اس مرض کا خاتمہ ہو جائے گا۔

طریقہ نمبر ۲۶ : خدا کے حاضر و ناظر ہونے کا تصور کریں

طریقہ: سوچئے کہ جس وقت میں بدنگاہی کر رہا ہوں اس وقت بھی خدا کی قدرت قاہرہ مجھے دیکھ رہی ہے اگر اسی وقت عذاب کا حکم ہو جائے تو مخلوق میری رسوائی کا تماشہ دیکھے گی۔ مگر اس خدا نے حلم کر کے مجھ سے انتقام نہیں لیا۔ اس طرح کے خیالات کا تصور کرتا رہے اور فوراً اسی وقت توبہ کرے اور گناہوں کو ہٹائے۔

طریقہ نمبر ۲۷ : محبت والوں کی اور دعائے حق سے مکمل دل میں اضافہ کیجئے

مثال دی جاتی ہے کہ ریل میں گاڑی کے ساتھ جو فرسٹ کلاس کے ڈبے لگے ہوتے ہیں جو نہایت شاندار ہوتے ہیں، جن میں بھی مزہ ہوتی ہیں، اس کی سیکنڈ تھرڈ کلاس ڈبے بھی ہوتے ہیں، جن میں بھی ہوتی ہیں۔ سو وہ جیسے ہی انجن اور ہو پٹڑی سے جڑے ہوتے ہیں تو جہاں فرسٹ کلاس کے ڈبے پہنچتے ہیں وہیں تھرڈ کلاس کے ڈبے بھی پہنچ جاتے ہیں۔ اسی طرح متقی وصالح افراد اور علمائے حق کی صحبت و تعلق سے اگر کامل نہیں ہیں بھی تو نہ کے تب بھی

تا کہ مجلس میں تو ضرور اٹھائے جا سکیں۔ ایسے متقی و صالحین سے تعلق رکھنے کی ضرورت نہیں جاتا۔ بس ضروری ہے کہ مستقل ان کی صحبت اختیار کرے۔ مسلسل صحبت سے حیات ایمانی اور صحت میں شدت پیدا ہو جائے گی۔ جیسے اکیس دن مرغی کے پروں میں انڈہ رہے تو اس میں جان آجاتی ہے۔ کچھ دن چھوڑا تو گندہ ہو جاتا ہے لیکن اگر یہ تسلسل ٹوٹ جائے تو اس فعل اور تسلسل ان کی تہ میں ہو جس سے زندگی پیدا نہ ہوگا۔ اسی طرح متقی و صالحین کی صحبت اس وقت اثر کرے گی جب شیخ مسلسل پاس موجود رہے۔

اس میں شیطان ایک یہ دھوکہ دیتا ہے کہ تم جس کسی کے معتقد ہو گئے تو سب کی درست ہو جائے گا۔ لہٰذا یہ علماء سے بدگمانی پیدا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ کہاں اب پہلے جیسے علماء کہاں رہے آج کل تو بس یونہی نام کے ہیں۔

لیکن یہی آدمی جب جسمانی طور پر بیمار ہوتا ہے تو یہ نہیں کرتا کہ اب ویسے قابل ترین special st کہاں رہے بلکہ جو میسر ہوتا ہے جو قریب ہو اس ڈاکٹر سے رجوع کر کے اپنا علاج کروا لیتا ہے۔ اسی طرح جسے ایمان پیارا ہو وہ کسی معالج کو تلاش کر ہی لیتا ہے۔

علاج نمبر ۲۸: فانی حسن کا مراقبہ کیجئے

دیکھئے خوبصورت لوگوں کا حسن بھی معرض زوال ہے۔ یہ اجسام قبروں میں گل سڑ جانے والے ہیں۔ کالے بال سفیدی میں بدلنے والے ہیں۔ کمریں جھکنے والی ہیں۔ آنکھوں سے کیچڑ بہنے والا ہے۔ چہروں کی سفیدی سے دھواں اٹھنے والا ہے۔ کہاں زندگی ضائع کر رہے ہیں؟ حسین صورتوں کا انجام سامنے رکھئے تاکہ یہ عشق مجازی ختم ہو جائے۔

حد اتنی ہے کہ یہ معنی بھی نہیں کہ انسان کا حسن فانی نہ ہوتا تو خوبصورت انسان سے دل لگا لیتے۔ بلکہ نہیں عبدیت و بندگی کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ ہم یوں محبت کریں کہ اللہ آپ کی محبت اور آپ کی

عظمت اور آپ کے جو احساسات ہیں ان کا حق تو یہ ہے کہ قیامت تک ان صورتوں پر زوال نہ آئے جب بھی ہم ان کی طرف آنکھ اٹھا کر انہیں دیکھیں تو یوں لگے جس خوشی سے آپ خوش ہیں وہ اصلی خوشی ہے۔ تھوڑی ہی دیر بعد مدت میں ہزاروں شکلیں اور ہزاروں غم پوشیدہ ہیں۔

ہر عشق مجازی کا آغاز تو دیکھا

انجام کا، یا اللہ کیا حال ہوا ہوگا

تمام نامحرم ایک دن مردہ ہونے والے ہیں۔ اس وقت اگرچہ زندہ ہیں لیکن چونکہ حادث و فانی ہیں لہٰذا جب یہ دل میں آ گھسیں گے تو حدوث و فنا کے اثرات ساتھ لائیں گے یہ قلب میں ایمان کی حقیقی لذت و حلاوت نہیں رہنے دیں گے مثلاً ایک کمرہ میں سب لوگ کھانا کھا رہے ہوں مزے سے کھا رہے ہوں اور وہاں ایک جنازہ رکھ دیا جائے اور اس کمرے میں سے اٹھا دیا جائے کیا اس کھانے میں مزہ آئے گا۔ اسی طرح دل میں جب مردہ آگیا تو ایمان کا مزہ بھی غارت ہو جاتا ہے۔

شکاری جس چڑیا کا شکار کرنا چاہتا ہے اس کے پاس میں دانہ ڈالتا ہے جس سے وہ اسے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور آسانی سے شکار کر لیتا ہے۔ اسی طرح شیطان جب یہ دیکھتا ہے کہ کوئی مومن تیزی سے اللہ کا راستہ طے کر رہا ہے، عبادت میں ترقی کر رہا ہے تو کسی صورت میں وہاں نامحرموں کے عشق میں مبتلا کرنے کی سازش شروع کر دیتا ہے جسکا ایک مقدمہ بدنظری بھی ہے۔

روایت میں ہے کہ

جس سے چاہو محبت کرو ایک دن اس سے جدا ہونے والے ہو۔

بہتر ہے کہ نامحرموں سے غیر ضروری میل جول بالکل بند ہو، ان سے بات چیت، خط و کتابت، Chating، ٹیکسٹ میسجز ان سے متعلق غیر ضروری تذکرہ بات کرنی ہو تو روک دے۔

اگر مجبوری ہے تعلق نامحرموں سے باقی ہو جو زیادہ تر طرف سے چلتے ہوں تو ان سے بقدر

کرے کہ اس قسم کی دوستی کی کوئی امید باقی نہ رہے۔

عشقیہ اشعار، عشقیہ قصے وناول نہ پڑھے، T.V پر عریاں وشہوت بڑھانے والے مناظر سے مکمل دوری اختیار کرے۔

رفتہ رفتہ ان طریقوں پر عمل کرنے سے نفس کے تقاضے گھٹتے جائیں گے۔ یہ تمنا نہ کرے کہ تقاضے بالکل ہی ختم ہو جائیں۔ مطلوب صرف اتنا ہے کہ تقاضے اتنے مغلوب اور کمزور ہو جائیں جو بآسانی قابو میں آ جائیں گے اور ایسا قلب کو سکون حاصل ہوگا کہ جو بادشاہوں نے بھی خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا اور ایسا معلوم ہوگا کہ کوئی دوزخی زندگی جنتی زندگی میں تبدیل ہو گئی۔

طریقہ نمبر ۲۹ : نامحرم کے متعلق سوچنا بھی بند کردیں

ارشاد رب العزت ہے

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ (سورۃ المومن، آیت ۱۹)

خدا تمہاری آنکھوں کی خیانت سے بھی واقف ہے اور تمہارے دلوں میں جو چھپا ہے اس سے بھی باخبر ہے۔

اسکا مطلب یہ ہوا کہ معصیت صرف نگاہ ہی سے نہیں بلکہ دل سے بھی ہوتی ہے بہت سے لوگ دل سے بھی سوچا کرتے ہیں اور خیالات سے مزے لیتے ہیں اور محض بعض دیندار لوگ نگاہ نہ کرنے پر ہی اپنے آپ کو صاحب مجاہدہ سمجھنے لگتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ دل میں لذت حاصل کر رہے ہیں۔ پھر جب سوچ زیادہ راسخ ہوتی ہے تو پھر دیکھنے کو بھی دل چاہتا ہے اور حرام نگاہ کا خطرہ بھی پیدا ہو جاتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ نامحرموں کے متعلق نہ سوچا کرے، کانوں سے ایسی باتیں نہ سنے، ایسی حکایات، قصے، اور فحش گفتگو وحکایات نہ سنے نہ ایسے مقامات پر جائے جہاں گانا بجانا یا فسق وفجور وبے پردگی ہو رہی ہو۔ دل میں پہلی دیکھی ہوئی صورتیں یاد آتی ہیں اور ان سے لذت آتی ہے اور دل کی معصیت کا آنکھ کی معصیت سے شدید ہونے کی ایک وجہ یہ

بھی ہے کہ آنکھ کے فعل کی اطلاع تو دوسروں کو ہو سکتی ہے چاہے نیت پر مطلع نہ ہو اور دل کے سوچنے کے فعل کو کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا اسکی اطلاع سوائے پروردگار عالم کے کسی کو نہیں۔ اس سے وہی بچے گا جسکے قلب میں تقویٰ ہوگا۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے میلانات جنسی پر کنٹرول کرلے، خواہشات پر قابو پالے وہ اپنے شرف اور عزت کو محفوظ کر لیتا ہے۔

اور فرمایا کہ جو اپنی خواہشات جنسی کا بندہ اور غلام بن جائے، وہ غلاموں سے بھی زیادہ ذلیل و خوار ہے۔

مولا علیؑ نے فرمایا" عورتوں کے حوالے سے غیر سنجیدہ آرزوؤں اور خواہشات نفس کی پیروی اور اطاعت احمق اور بیوقوف لوگوں کی صفت ہے۔

مولا علیؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ بعض اوقات کی شہوت لمبی مدت کے لیے غم و اندوہ کا سبب بن جاتی ہے۔

طریقہ نمبر ۳ : فکر اور سوچ کی پاکیزگی

ہمیشہ صحیح اور پاک فکر سے صحیح نتیجہ اور غلط و ناپاک فکر سے غلط نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ مولا علیؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ" جو شخص گناہ کے بارے میں زیادہ سوچے گا تو یہ فکر اسے گناہ کی طرف لے جائے گی۔"

حضرت عیسیٰؑ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ" میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ زنا کے متعلق اپنی روح کو خبر تک نہ ہونے دو (یعنی اس کے بارے میں سوچنا بھی مت) تو بھلا اس گناہ کا ارتکاب کیسے ہوگا؟ اسلئے کہ روح و فکر کو آلودہ کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے وہ کسی صاف ستھرے کمرے میں آگ جلا دے۔ چنانچہ آگ کا دھواں اس صاف ستھرے کمرے کے رنگ و رونق کو خراب کر دیتا ہے گو کہ اسے کمرہ جلاتا نہیں ہے۔

مدارک

قرآن مجید

درسِ مثنوی مولانا رومؒ

فیوضِ ربانی (مولانا حکیم اختر)

وسائل الشیعہ (شیخ حر عاملی)

اثباتِ پردہ (علامہ علی نقی النقوی)

اصولِ کافی (محمد بن یعقوب کلینی)

فروعِ کافی (شیخ کلینیؒ)

بحار الانوار (علامہ مجلسی)

جامع الاخبار (شیخ صدوقؒ)

دار الآخرۃ (آیت اللہ دستغیبؒ)

وصیت نامہ (آیت اللہ مرعشی نجفی)

ایمان (آیت اللہ دستغیبؒ)

نسخۂ کیمیا (امام غزالیؒ)

پیارا گھر (آیت اللہ مظاہریؒ)

تہذیب کی عریانی (علامہ علی حسن اودھاولی)

بدنظری کا علاج (علامہ محمد ہاشم مظاہری)

البیان فی تفسیر القرآن (آیت اللہ خوئیؒ)

روزنامہ کیہان (ایران)

قلبِ سلیم (آیت اللہ دستغیبؒ)

ہدیۃ الشیعہ (آیت اللہ مشکینیؒ)

عورت پردے کی آغوش میں
(آیت اللہ شہید مطہریؒ)

حرام نگاھوں سے پرھیز

حضرت لقمانؑ نے اپنے فرزند سے فرمایا :

اے نورِ نظر!

جن چہروں کو دیکھنا جائز نہیں ہے

ان سے اپنی نظروں کو بچاؤ

اور آسمان و زمین، پہاڑ اور مخلوقاتِ خدا

پر زیادہ غور کرو تو یہ چیزیں تمہارے

دل کے لئے بہتر نصیحت ثابت ہوں گی۔

ماخوذ از کتاب : گفتارِ انبیاءؑ

تالیف: آقای محمد مہدی تاج لنگرودی